لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۱ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲٤ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — جلد ۱

Calcutta: Wednesday, December 4, 1912.

قیمت فی پرچہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

A Kalam Azad

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
[illegible] المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۱ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری | جلد ۱

Calcutta: Wednesday, December 4, 1912.

فہرس

— * —

شذرات	۱
مقالۂ افتتاحیہ	
عید اضحی نمبر (۳)	۵
جنگ بلقان اور انگلستان	۸
ترکیب بند	۹
شئون عثمانیہ	۱۱
اقرار حقیقت نمبر (۲)	
عربی و ترکی ڈاک	
معرکۂ ترق قلعسی	۱۲
عثمانی مشکلات	
عثمانی دفتر جنگ اور اخبار المرید کے تار	۱۴
عثمانی مشکلات کی نسبت غازی مختار پاشا کا بیان	۱۵
بلغاریا کے مظالم	۱۵
شتلجا میں اجتماع افواج	۱۵

تصاویر

— * —

ہز ایکسلنسی ناظم پاشا	صفحہ خاص
نقشۂ دولت عثمانیہ و ریاست ہاے بلقان	۱۶

توسیع اشاعت

—*—

وہی دہلی کے بزرگ جنکا نام معلوم نہیں	۸
جناب مولانا سید عبد الحق صاحب حقی الاعظمی	
اسسٹنٹ پروفیسر عربی محمدن کالج (علی گڑہ)	۴
جناب سید حسن صاحب بلگرامی (حیدراباد)	۳
جناب مولوی برکت علی صاحب بی - اے - (قصور)	۴
جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر (مدراس) مکرر	۳
جناب مولانا ایس - ایم - فخری صاحب (مدراس)	۵
جناب غلام محمد خان صاحب کورٹ انسپکٹر (دہلی)	۲
جناب وحید الدین احمد خان صاحب (رامپور)	۲
جناب ایچ - اے - مرزا صاحب ووڈ کرافر (دہلی)	۲
جناب محمد عبد الرزاق صاحب بسمل (حیدراباد)	۲
جناب نعیم الدین صاحب (ردولی)	۲

بلغاریا اور سرویا کا صلح کیلئے اضطراب

— * —

شتلجا میں ڈیڑہ لاکھہ عثمانی فوج کا اجتماع ' ملت کی جنگ کیلیے بیقراری ' حکومت کا استقلال ' التواے جنگ کیلیے بلغاری کی منت و زاری ' صلح کیلیے دول کا اصرار ' التوا کی منظوری میں اک مصلحت عظیم پوشیدہ ' سقوطری کی عظیم الشان مدافعت ' نتائج کا انتظار کرنا چاھیے -

— * —

بنام الہلال

(۴ دسمبر شام کے چھہ بجے)

شتلجا میں آج پوری ڈیڑہ لاکھہ تازہ دم فوج موجود ھے ' سامان جنگ اور ذخیرۂ رسد بے شمار ' ناظم پاشا کے انتظامات حیرت انگیز و یادگار ھیں ' حالت بالکل منقلب اور دشمنوں کا مہلت کیلئے اضطراب بحد تذلل و انکسار ' التوا میں بحمد للہ جیش اسلام کیلیے ایک مصلحت عظیمہ پوشیدہ ' اور محتاج انتظار نتائج ما بعد ' صلح کیلیے دول کی طرف سے بشدت سلسلہ جنبانی ' مگر باب عالی نے باستقلال تمام انکار کر دیا ' رعایا میں اجراے جنگ کیلیے شورش - سقوطری سے ایک ھفتہ کی جنگ کے بعد دشمن خاسر و تباہ فرار ھوگیا ' دول یورپ کے قنصل خانوں میں باھم اختلاف شدید کی افواہ گرم ھے -

---

شذرات

— * —

اغلاط طبع اگر الہلال کی ضخامت دوگنی کردی جاے اور مجھسے کہا جاے کہ تنہا اسکو مرتب اردو ' تو میں انشاء اللہ دو راتوں کے اندر مرتب کرلونگا ' لیکن اگر الہلال سولہ صفحے کی جگہہ ایک صفحے کا نکلے ' اور مجھسے کہا جاے کہ اسکو صحیح چھاپنے کا ذمہ لو ' تو میں بغیر ایک منٹ کے وقفے کے انکار کردونگا کیونکہ یہ میرے امکان سے باھر ھے -

الہلال آغاز اشاعت سے جسقدر غلط چھپتا ھے ' اسکا مجھے افسوس ھی نہیں ' بلکہ ھر غلطی کا دل پر ایک داغ ھے ' لیکن کیا کروں کہ صحت کی طرف سے بالکل مایوس ھو گیا ھوں - پروف تین تین مرتبہ اور چار چار مرتبہ دیکھے جاتے ھیں اور اکثر اوقات آخری پروف خود بھی دیکھہ لیتا ھوں ' لیکن غلط کمپوز کرنے کی نسبت کمپوزیٹروں کی قسم ' نہیں معلوم کیسی سخت و شدید واقع ھوی ھے کہ کسی طرح اپنے اس ظالمانہ میثاق کی عہد شکنی پر آمادہ نہیں ھوتے -

لیتھو کی چھپائی کی نسبت جہاں ٹائپ میں بعض آسانیاں ھیں ' وھاں سخت مشکلات مزید بھی ھیں - ازانجملہ یہ کہ جسقدر غلطیوں کی گنجایش یہاں ھے ' وھاں نہیں - خوشنویس مسودہ ٹھیک پڑھہ نہ سکے یا سہواً غلط لکھدے ' تا ھم اسکے ھاتھہ میں قلم ھوتا ھے ' اور جو کچھہ لکھتا ھے ' دیکھکر لکھتا ھے - ٹائپ میں مصیبت یہ ھے کہ کمپوزیٹر محض اپنے ھاتھہ کی مشق پر کام کرتے ھیں اور بہت کم ایسا ھوتا ھے کہ جن خانوں سے حرف اٹھا کر رکھتے ھیں ' اور جو کچھہ کمپوز کر رھے ھیں ' اسکو دیکھتے بھی ھوں - غلطیوں کا پہلا سر چشمہ حروف کی خانوں میں تقسیم ھے - بہت سے حروف غلطی سے دوسرے خانوں میں پڑجاتے ھیں ' علی الخصوص وہ حروف جو باھم کم امتیاز رکھتے ھیں ' مثلاً " ر " اور " د " اور " ب " اور " پ " جہاں خانوں میں بد نظمی ھوی ' پھر تمام کمپوز غلط ھوا -

سب سے بڑھکر غضب یہ ھے کہ قران کریم کی آیات اکثر غلط چھپ جاتی ھیں ' جو یقیناً مطبوعات کیلئے صرف غلطی ھی نہیں بلکہ ایک پورا جرم اور معصیت ھے - مجکو کس قدر شرمندگی ھوئی ' جب حضرت مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کی نسبت ایک تحریر آئی کہ " وہ الہلال کو نہایت پسند فرماتے ھیں مگر متاسف ھیں کہ قران کی آیات بعض اوقات غلط چھپ جاتی ھیں "

مجکو کمال استغفار کے ساتھہ اقرار ھے کہ اغاز اشاعت سے لیکر اس وقت تک دو مرتبہ خود مجکو دو آیتوں کی نسبت تشابہ ھوا ' اور چونکہ الفاظ بالکل قریب قریب اور ھم معنی تھے ' عجلت میں لکھہ گیا ' لیکن اسکے علاوہ اور غلطیاں مثل حذف عطف ' و قلب الفاظ (یعلمون کی جگہہ یعملون و غیرہ - یا جیسا گذشتہ پرچے میں " وجنود ابلیس اجمعون " کی جگہہ اجمعین چھپ گیا) انہی حضرات کی عنایت ھے ' جو نہیں معلوم ان سطور کو بھی صحیح کمپوز فرمائینگے یا نہیں -

مضامین میں ایات کے لکھنے کا یہ حال ھے کہ گو نجوم الفرقان ھر وقت میرے سامنے پڑی رھتی ھے ' لیکن عجلت تحریر میں ھر آیت کیلئے قران کریم کی طرف رجوع نہیں کرسکتا ' محض حافظے پر اعتماد کر کے لکھدیتا ھوں اور ترجمے اور نمبر کی جگہہ خالی چھوڑ دیتا ھوں - آخری پروف میں نمبر تلاش کر کے درج کیا جاتا ھے اور پھر چونکہ انکے دوبارہ تصحیح و مقابلہ کا وقت نہیں ملتا ' اسلیے بعض اوقات نمبروں میں بھی کمپوز کی غلطی رھگئی ھے ' مثلاً آیت کے نمبر کی جگہہ سورت کا نمبر ' یا اسکے برعکس -

اکثر اوقات ایسا ھوا کہ اخبار کے ڈاک میں ڈالے جانے کے وقت کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھا اور ھر سطر میں کثرت اغلاط کے منظر سے اسدرجہ مضطرب الحال ھو گیا کہ جی میں آیا ' پرچے کی اشاعت روک دوں - ابتو عرصے سے چھپ جانے کے بعد دیکھتا بھی نہیں کہ طبیعت کو بے فائدہ کوفت اور تکلیف ھوگی -

تا ھم مثل اور بہت سی باتوں کے اسکے لیے بھی سعی جاری ھے -

ھفتۂ جنگ شتلجا کے سامنے کے میدان کی سخت برف باری نے بلغاری لاشوں کے ساتھہ صوفیا اور بلغراد کی دیگ فتوحات کو بھی ٹھنڈا کردیا ' ھفتے کے آغاز میں سقوطری کے متعلق ایک دو خبریں آئیں ' لیکن اسکے بعد سے بظاھر جنگ کی موقوفی کا اعلان ھے -

بلغاریا نے سب سے پہلے تو صلح کی درخواست کی اور دول یورپ کی سلسلہ جنبانی شروع کرائی ' لیکن جب باب عالی نے صاف انکار کردیا تو پھر التواے جنگ کی گفتگو شروع کی - معلوم ھوتا ھے کہ باب عالی نے دول کے اصرار سے اسکو منظور کر لیا ھے ' اور اگر ریوٹر بلغاری فتوحات کے علاوہ اور خبروں میں قابل تصدیق یقین کر لیا جاے ' تو آج کاغذات پر دستخط بھی ھوگئے -

التواے جنگ کی جن شرائط کا ترکی کی طرف سے پیش ھونا بیان کیا جاتا ھے ' وہ باوجودیکہ بلغاریا کے بیان کردہ فتوحات کے بالکل متضاد اور مخالف ھیں ' لیکن پھر بھی بلغاریا نے اس شادمانی کی عجلت کے ساتھہ انکا خیر مقدم کیا ' جیسے کوئی سزا یافتہ مجرم پھانسی کے تختے پر جان بخشی کے فرمان کا استقبال کرے - یہ امر کہ اب تک فی الحقیقت فتح و نصرت کس کی حلیف رھی ھے ؟ شرائط کی نوعیت سے بیک نظر واضح ھو سکتا ھے - تا اختتام میعاد شرائط ترکی اسکی مجاز ھوگی کہ اپنے محصور قلعوں اور خطوط شتلجا وغیرہ میں رسد اور ذخیرۂ جنگ فراھم کرتی رھے ' مگر بلغاریا اور سرویا کیلئے اسکا کوئی ذکر نہیں -

لندن کے ذریعہ جو تار آیا ہے ' اسمیں یہ تصریح موجود ہے ' لیکن صوفیا کي مکذوبات کا سرکل اس موقعہ پر بھي حرکت سے باز نہیں رہا اور اس تار کے ساتھہ ھي ایک دوسرا تار بھي شائع کیا گیا ہے ' جسمیں لکھا ہے کہ بلغاریا اپنے لیے سامان جنگ اور ذخیرۂ رسد ایدریا نوپل کے راستے پہنچاتي رہے گي - لیکن ساتھہ ھي اخري سطروں میں اسکا بھي اقرار ہے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ' اسلیے کہ جو راہ پیش نظر ہے ' وہ ترکي فوج کي دسترس سے اسقدر قریب ہے کہ کسي طرح مفید اور محفوظ نہیں سمجھي جاسکتي -

یونان کي نسبت ظاھر کیاگیا ہے کہ التواے جنگ کا سخت مخالف ہے ' اور اسکا واھمہ ' اسکے ھم کلیسا حکومت کے وزیر اعظم ' یعنے مسٹر ایسکویتھہ سے بھي زیادہ قوت خلاقي رکھتا ہے ' چنانچہ اس وقت رات کي تاربرقي میں یونان شاکي ہے کہ یورپین ترکي کي بکلي ازادي کے مقصد میں التوا نے خلل ڈالدیا ' اسکا عظیم الشان بیڑہ اور فوج کي تعداد عظیم بلغاریا کي مدد کیلئے پا بہ رکاب تھي ' لیکن التواے جنگ کو منظور کر کے گویا اس نے اپنے ضعف اور عثماني نصرت کا اقرار کر لیا ہے - مجلس گفتگوے التوا میں بھي اسکا کوئي وکیل شریک نہ تھا ' مگر بلقاني ریاستوں نے عاجز آکر صاف صاف کہدیا ہے کہ اگر یونان کو التوا منظور نہیں ' تو تنہا جنگ جاري رکھے - ھمارے دست وبازو تو اب شل ہوگئے -

---

وجنود ابلیس اجمعون

ترکی یورپ کي بڑي سے بڑي جنگ کے معرکوں کو اپنے تئیں مٹاکر سر کرلے ' لیکن یورپ کي چھوٹي سے چھوٹي صلح کانفرنس کا اسکے پاس کیا علاج ہے ؟ موجودہ جنگ کي ابتدا سے جو مصنوعي رفتار قائم رکھي گئي ' اور جو نتائج دکھلاے گئے ' وہ گویا ایک یورپین کانفرنس کے انعقاد کي پیشتر سے طے شدہ تمہید تھي - ایڈریا نوپل کي آخري جنگ کے بعد ھي سے بلغاریا نے صلح کي درخواست کردي اور شتلجا کے استحکام کے ساتھہ ھي تمام یورپ پر یہ نئي حقیقت منکشف ہوگئي کہ " یورپ کے امن کیلیے اب صلح ناگزیر اور لازمي ہے " !

بلقاني ریاستوں کی فوج کے مقابلے میں ترکوں سے جو کچھہ بن آیا کرچکے ' لیکن اب یورپ کے شیطان اعظم کي جنود ابلیس کو کس حربے سے روکیں ؟ بظاھر یورپ کے دفاتر خارجیہ موجودہ معاملات پر ابتک متفق ھیں ' آسٹریا اور روس کا مسئلہ بھي ابتک کچھہ زیادہ رقیع نہیں ' یورپ کي موجودہ سحر سیاست کے سب سے بڑے کاھن ' یعنے سر ایڈورڈ گرے نے اپني جادو کي چھڑي علانیہ ھلاني شروع کردي ہے ' انھوں نے یورپ کو بحر ایجین ' دردانیال اور البانیا کے مسائل پر غور و خوض کرنے کي دعوت دي ہے ' اور یقین کیا جاتا ہے کہ لندن میں کانفرنس کا انعقاد ھو -

بظاھر حالات صلح کا مسئلہ ترکي کیلیے ناگزیر ' اور البانیا اور مقدونیا کي آزادي درپیش - صرف دول یورپ کي وہ مسیحي رقابت جسکو قران کریم نے " واغرینا بین ھم العداوت و البغضاء الی یوم القیامة " سے تعبیر کیا ہے ' ایک سہارا ہے جو اس سازش میں خلل ڈال سکتا ہے -

ھمنے کہا کہ اسٹریا روس کا مسئلہ اسوقت تک چنداں رقیع نظر نہیں آتا ' تاھم نظر انداز کردینے کے بھي قابل نہیں - بلقاني کانفیڈریسي کي باھمي نااتفاقي بھي اندر ھي اندر سلگ رھي ہے - اس وقت کا تار ہے کہ جرمن چینسلر کي ایک تقریر نے پیرس میں ھلچل ڈالدي ہے ' انھوں نے کہا کہ اگر روس و اسٹریا کے مسئلے نے ترقي کي تو جرمني اسٹریا کا ساتھہ دینے پر مجبور ہے - وہ صرف حق کے ساتھہ ہے ' اگر بلقاني ریاستوں سے ترکي پر زیادتي کرائي گئي تو اس صورت میں بھي جرمني ترکي کا ساتھہ دے گي "

خدا تعالی کي قدرت سے کچھہ بعید نہیں کہ جس طرح مسئلہ مشرقي کا فیصلہ آج نصف صدي سے محض یورپین رقابت کي بدولت ملتوي ھوتا رہا ہے ' اس موقع پر بھي کوئي غیر متوقع تبدیلي پیدا کردے اور صلح کانفرنس کی کامیابی خطرے میں پڑجاے - یہ وقت باب عالي کیلیے ایک ایسی آخري آزمایش ہے جو باوجود محصور اجانب و اعدا رہنے کے آجتک کبھي بھي پیش نہیں آئي - مگر افسوس کہ اس وقت ترکي کي قسمت ایک ایسے وزیر اعظم کے ھاتھہ میں ہے ' جسکے پاس اپنے ملک مظلوم کیلئے انگلستان کے احکام کے آگے سر بسجود رہنے کے سوا نہ کوئي سیاست ہے اور نہ کوئي دماغ !

اس وقت سعید پاشا کي زندہ وزارت کي ضرورت تھي ' جس نے مہیذوں اٹلي اور اسکے حامیوں کي تمام منت و زاریوں کو حقارت کے ساتھہ ٹھکرادیا ' جو وہ مسئلہ صلح کے لیے کر رہے تھے ' مگر انگلستان نے بھي اسي دن کے کیلیے سعید پاشا کو راہ سے ھٹا دیا تھا -

بہرحال یہ سب کچھہ اسلام کي اخري سیاسي طاقت کے بقا و فنا کے سوالات ھیں ' اور خواہ کوئي عثماني وزارت ھو ' لیکن اللہ ' اسکے ملائکہ ' اور چالیس کروڑ مسلمانوں کی لعنت ھو اس وزارت پر ' جو اس وقت بال برابر بھي ضعف اور کمزوري دکھلاے اور ایک فیصلہ کن موت پر ' ذلت اور مسکنت کي مجروح زندگي کو ترجیح دے !!

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا !

ال انڈیا محمڈن کانفرنس

— * —

اجلاس بست و ششم سنہ ۱۹۱۲ - لکھنؤ

اعلان ھذا کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ ال انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کے چھبیسویں سالانہ اجلاس کے جلسے بہ مقام بارہ دري قیصر باغ لکھنؤ بتاریخ ۲۷ , ۲۸ , ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ منعقد ھونگے اور اونمیں بہت سے اھم تعلیمي مسئلے متعلق مسلمانان ھند جن میں مجوزہ یونیورسٹي کے متعلق مسائل بھي شامل ھونگے ' مباحثہ کے لیے پیش کیے جاینگے - میجر سید حسن صاحب بلگرامي ممبر پنشن یافتہ انڈین میڈیکل سروس صدارت کے لیے منتخب ھوئے ھیں -

استقبالي کمیٹي نے ممبران کانفرنس کے قیام و طعام کا بل ضروري اھتمام اپنے ذمہ لیا ہے اور جملہ ممبران کو دعوۃ دیتی ہے کہ لکھنؤ تشریف لاکر اجلاس کانفرنس کي شرکت فرمائیں - جو اصحاب اب تک ممبر کانفرنس نہیں ھوئے ھیں مگر آیندہ ممبر اور شریک اجلاس کانفرنس ھونا چاھیں اونکا بھي خیر مقدم کیا جائیگا ' لیکن جملہ اصحاب سے درخواست کیجاتي ہے کہ وہ اپني شرکت اجلاس کے ارادہ سے جسقدر جلد ممکن ھو ' خاکسار کو مطلع فرماینگے ' تاکہ اونکے قیام و آرام کا ضروري بندوبست کیا جاسکے -

خاکسار سید ظہور احمد وکیل ھائیکورٹ
انریري سکرٹري استقبالی کمیٹي

افکار و حوادث

— * —

ایک ہفتہ فتح قسطنطنیہ کے انتظار میں اور بھی گذر گیا ' مگر مسٹر ایسکویتھ بالقابہ کی صف ماتم اب تک بچھی ہوئی ہے - اس ہفتے ایک تار تھا کہ برطانیہ میں اس سال برف باری اور سردی کی شدت کا یہ حال ہے کہ ابھی سے پارہ صفر تک اتر آیا ہے - ہم نے کہا کہ قدرت کو اس انتظار کے مصائب برداشت کرنے کیلیے یہی زمانہ چھانٹ کر قرار دینا تھا ؟

سرایڈ ورڈ گرے تو فرانس کے دیہاتوں میں وحشت انتظار کی گھڑیاں بہلاتے رہے ' مسٹر ایسکوتیھ کی نسبت تو کوئی ایسی خبر بھی نہیں آتی -

قرآن کریم نے کفر کے خصائص میں سے ایک علامت یہ بھی بتلائی ہے ' کہ " ھموا بمالم ینالوا " انھوں نے اس بات کا ارادہ کیا ' جس کو حاصل نہ کر سکے -

---

اب جبکہ شتلجا میں ایک لاکھ عثمانی تلواریں خون کی تشنگی سے بیقرار ہیں ' ہزاروں بلغاریوں کی لاشیں سڑ سڑ کر تمام بلغاری حدود میں با وجود برف باری کے ہیضہ پھیلا رہی ہیں ' سترہ برس کے لڑکے اور سال جدید کے رنگروٹ سپاہیوں کی جگہ بھرنے کیلیے پکڑے جا رہے ہیں ' تو ایک تار برقی میں یورپ کے مدبرین کی یہ راے ظاہر کی جاتی ہے کہ جنگ کا اختتام قدرتی اور ناگزیر ہو گیا ہے ' اور اینده جنگ جاری رکھنا محض جنون اور حماقت ہے -

حماقت تو ضرور ہے ' کیونکہ اب اگر ایک ہفتہ بھی اور جنگ جاری رہے ' تو ترکوں کے نیزے صوفیا کے جگر میں اتر جائیں ' اور اس منظر کو دیکھنے سے بڑھکر اور کونسی حماقت ہو سکتی ہے ؟

لیگ معناً تو کب کی دنیا سے رخصت ہو چکی تھی ' اب لفظاً بھی داغ مفارقت دے گئی : انا للہ و انا الیہ راجعون - اس حادثے کو ماتم گساران لیگ نے اپنے بازار سیاست کی ہڑتال سے تعبیر کیا ہے ' کیونکہ ترکی کے مصائب سے وہ بہت غمگین ہیں ' اور اسلیے بازار بند کر کے گھر میں بیٹھ رہنے کی تجویز کی گئی ہے -

---

اصل یہ ہے کہ آج دو سال سے ہندوستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے ' وہ لیگ کے پالیٹکس کیلیے ایک پھانسی کی رسی تھی ہی ' کہ جنگ بلقان نے مسلمانوں میں ہیجان تازہ پیدا کر کے اسے گلے میں پہنا ہی دیا ' اب اگر لیگ کا جلسہ ہوتا تو قوم کی آواز کا مقابلہ محال تھا - ممکن ہے کہ وہ آزادی جسکو ایگ اور لیگ کے مایۂ خمیر علی گڈہ نے چالیس سال تک دبایا ہے ' بے اختیار زبانوں سے نکلتی ' اور قیامت کبری قائم ہو جاتی - اسیلیے لیگ کی امپیریل گورنمنٹ اور گورنمنٹ اف انڈیا ' دونوں نے اسی میں مصلحت دیکھی کہ سرے سے جلسے ہی کو اڑا دیا جاے -

---

علی گڈہ ڈیری کا مکھن وفاداری کی ڈبل روٹی کیلیے بہترین دھنیت ہے ' اور اب کچھ دنوں سے توس کے دونوں طرف لگایا جاتا ہے - جاسہ ہوتا تو شاید پھولی ہوئی ڈبل روٹی نئی آزادی اور بقیہ غلامی کی کشمکش کے فشار میں عجب نہیں کہ پچک کر رہجاتی -

---

سب سے زیادہ یہ کہ یونیورسٹی کے جلسے کے مقصد کو بھی اس اجتماع سے نقصان عظیم پہنچتا ' رہی کانفرنس ' تو اس غریب کے پاس برسوں سے رہا ہی کیا ہے کہ لوگ اسکے لیے دوڑیں گے ؟

جہاں تک ہم کو معلوم ہے لیگ کے التوا پر تقریباً تمام قوم بر آشفتہ ہے ' لیکن بر اشفتہ تر ھر ' اس سے ہوتا ہی کیا ہے ؟ لیگ جنگی تھی ' انکے جی میں جو آیا ' کردیا ' اگر آپکے اندر کوئی قوت ہے تو اپ کیوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں ؟ اگر مسلمان چاہیں تو لیگ کے مجوزہ جلسے سے بہتر اور حقیقی معنوں میں ایک قائم مقام جلسہ لکھنؤ میں منعقد کر سکتے ہیں ' اور اپنے پولیٹکل افکار کے اس اصلی اور ایک ہی وقت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں -

---

الحمد للہ نماز جمعہ کیلیے سرکاری ملازموں کو چھٹی دینے کی نسبت جو تحریک گذشتہ دو سال سے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی تھی اسکو گورنمنٹ بنگال نے سب سے پہلے منظور فرما کر ایک بڑی اسلامی شکایت دور کر دی -

آخری دنوں کے اندر آنریبل مسٹر اے - کے غزنوی نے اس بارے میں جو سعی کی ' لائق تحسین و امتیاز ہے -

لیکن شاید ناظرین میں سے اکثر صاحبوں کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ اس اشد ترین شکایت اسلامی پر سب سے پہلے کس طرف سے توجہ دلائی گئی تھی ؟ یاد ہوگا کہ سب سے پہلے اسکی نسبت جناب مولانا حکیم نور الدین صاحب رئیس اجماعت احمدیہ نے دربار دھلی کے موقعہ پر اواز بلند کی تھی ' اور گو اس وقت اس پر توجہ نہیں کی گئی ' لیکن بعد کو اکثر اسلامی مجالس اور علی الخصوص ندوۃ العلما نے ایک رزولیوشن کی صورت میں پاس کیا - ہم جناب حکیم صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں کہ انکی اواز بالاخر کارگر ہوئی ' اور اگر مسلمان نماز پڑھیں ' تو انکے لیے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا -

---

عثمانی دفتر جنگ کے اعلانات

— * —

قریہ یعقوب بک میں آگ لگا دی گئی

کل رات کو ۱۲ بجے والی (مناستر) کے پاس سے وزیر اعظم کو اس مضمون کا تار موصول ہوا کہ ایک ہزار بلقانیوں نے (یعقوب بک) نامی ایک گاؤں میں آگ لگادی تھی - خبر سنکر فوجی دستے روانہ کیے گئے ' جنھوں نے ان اشرار کا شیرازہ برہم کردیا اور سب بھاگ گئے -

---

عثمانی نصرت عظیم

-:o:-

(یانجہ) میں ۲۰ ہزار یونانیوں کو شکست فاحش

اسی تار میں والی موصوف اطلاع دیتا ہے کہ (یانیجہ) میں جیش عثمانی نے ۲۰ ہزار یونانیوں کو شکست عظیم دی - ترپیں اور ہر قسم کا سامان جنگ بکثرت غنیمت میں ہاتھ آیا -

هزایكسلنسي ناظم پاشا سپه سالار افواج عثمانیه

— * —

اللهم انصره و انصر عساكره ! وكن اللهم حافظه ، و مؤيده ، و ناصره !
و امحق بسيفه رقاب الطائفة الباغية الفجرة الكفرة ! يا من
بيده امر الدنيا و الآخرة ! ! فانك قلت و قولك الحق فى
كتابك المنزل ، على لسان حبيبك المرسل :
" وكان حقا علينا نصر المؤمنين ! ! "

الهلال

۴ دسمبر ۱۹۱۲

عید اضحی

—:*:—

الله اکبر ! الله اکبر ! لا اله الا الله والله اکبر !
الله اکبر ولله الحمد ! !

۳

اسوۂ ابراهیمي وحقیقت اسلامیه ' جهاد في سبیل الله وذهاب الی الله !

— * —

فلما اسلما وتله للجبین ' ونادیناه ان یا ابراهیم ! قد صدقت الرویا انا کذالك نجزي المحسنین ' ان هذا لهو البلاء المبین ' وفدیناه بذبح عظیم ؛ وترکنا علیه في الاخرین ' سلام علی ابراهیم !
(۳۷ : ۱۰۳)

(۳)

حقیقت اسلامیه

سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاهئے که اسلام کي وہ کونسي حقیقت تهي ' جو حضرت ابراهیم کي زندگي پر طاري هوئي ' اور جس کو قران کریم نے امة مرحومه کیلیے " اسوۂ حسنه " قرار دیا ؟

اسلام کا ماده لفظ " سلم " هے ' جو باختلاف حرکات مختلف اشکال میں آکر مختلف معاني پیدا کرتا هے ' لیکن لغت کہتا هے که " سلم " (بفتحتین) اور " سلام " کے معني کسي چیز کے سونپ دینے ' طاعت و انقیاد ' اور گردن جهکا دینے کے هیں - اسي سے " تسلیم " بمعني سونپ دینے کے ' اور استسلم (ای انقاد و اطاع) آتا هے ' اور في الحقیقت لفظ " اسلام " بهي انهي معاني پر مشتمل هے - قران کریم میں ان معاني کے شواهد اس کثرت سے هیں که ایک مختصر مضمون میں سب کا استقصا ممکن نہیں ' تاهم ایک دو آیتوں پر نظر ڈالیے تو یه امر بالکل واضح هو جاتا هے - مثلاً احکام طلاق کي ایات میں ایک موقعه پر فرمایا :

وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا " سلمتم " ما اتیتم بالمعروف - (۲ : ۲۳۳)	اگر تم چاهو که اپنے بچے کو کسي دایه سے دودہ پلواو تو اسمیں بهي تم پر کچهه گناه نہیں ' بشرطیکه دستور کے مطابق انکي ماؤں کو جو دینا کیا تها ' وہ انکے " حوالے کردو "

اس ایت میں " سلمتم " حواله کردینے کے معني میں صاف هے - اسي طرح بمعني اطاعت و انقیاد وگردن نهادن کے بیسیوں جگهه فرمایا هے :

وله " اسلم " من في السماوات والارض طوعا وکرها (۳ : ۱۴۲)	اس اسمان وزمین میں کوئي نہیں جو چار و نا چار دین الهي کا حکم بردار اور مطیع و منقاد نہو -

(۲)

وقالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ' ولکن قولوا " اسلمنا " - (۴۹ : ۱۴)	اور یه جو عرب کے دیهاتي کہتے هیں که هم ایمان لاے ' تو انسے کہدو که تم ابهي ایمان نہیں لاے (کیونکه وہ دل کے اعتقاد کامل کا نام هے جو تمهیں نصیب نہیں) البته یوں کہو که هم نے اس دین کو مان لیا -

هر شے کي اصلي حقیقت وهي هو سکتي هے ' جو اسکے نام کے اندر موجود هو - دین الهي کي حقیقت ' لفظ اسلام کے معني میں پوشیده هے - لفظ اسلام کے معنے اطاعت ' انقیاد ' گردن نهادن ' اور کسي چیز کے حواله کردینے کے هیں ' پس اسلام کي حقیقت بهي یهي هے که " انسان اپنے پاس جو کچهه رکهتا هے ' خدا تعالے کے حوالے کردے - اسکي تمام قوتیں ' اسکي تمام خواهشیں ' اسکے تمام جذبات ' اسکي تمام محبوبات ' غرضکه سرکے بالوں کي جڑ سے لیکر پانوں کے انگوٹهے تک ' جو کچهه اسکے اندر هے ' اور جو کچهه اپنے سے باهر اپنے پاس رکهتا هے ' سب کچهه ایک لینے والے کے سپرد کردے - وہ اپنے تمام قواے جسماني و دماغي کے ساتهه خدا کے آگے جهک جاے ' اور ایک مرتبه هر طرف سے منقطع هوکر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر ' اسطرح گردن رکهدے ' که پهر کبهي نه اٹهے - نفس کي حکومت سے باغي هو جاے ' اور احکام الهیه کا مطیع و منقاد "

یهي وہ حقیقت اسلامي کا قانون فطري هے ' جو تمام کائنات عالم میں جاري و ساري هے - اسکي سلطنت سے زمین و آسمان کا ایک ذرہ بهي باهر نہیں - هر شے جو اس حیات کدۂ عالم میں وجود رکهتي هے ' اپنے اعمال طبیعي کے اندر اس حقیقت اسلامي کي ایک مجسم شهادت هے - کون هے جو اُسکي اطاعت و انقیاد سے ازاد ' اور اسکے سامنے سے اپنے جهکے هوے سر کو اٹها سکتا هے ؟ اُس نے کہا که میں " کبیر المتعال " هوں ' پهر کونسي هستي هے جو اسکي کبریائي و جبروت کے آگے اپنے اندر اسلامي انقیاد کي ایک صداے عجز نہیں رکهتي ؟ زمین پر هم چلتے هیں ' اور اسمان کو دیکهتے هیں ' لیکن کیا دونوں اسي حقیقت اسلامي کي طرف داعي نہیں هیں ؟

ملکوت السماوات و الارض اور حقیقت اسلامي کا قانون عام

زمین کو دیکهو جو اپنے گرد و غبار کے اندر ارواح نباتاتي کي ایک بهشت حیات هے ' جسکے الوان جمال سے اس حیات کدۂ ارضي کي ساري دلفریبي اور رونق هے ' جسکي غذا بخشي انساني خون کیلیے سر چشمۂ تولید هے ' اور جو اپنے اندر زندگیوں اور هستیوں کا ایک خزانۂ لا زوال رکهتي هے ! کیا اسکي وسیع سطح حیات پرور پر ایک ذرۂ هستي بهي هے ' جو اس حقیقت اسلامي کے قانون عام سے مستثنی هو ؟ کیا اس کي کائنات نباتاتي کا ایک ایک ذرہ خداے اسلام کے قائم کیے هوے حدود و نوامیس کا مسلم یعنے اطاعت شعار نہیں هے ؟

بیج جبکه زمین کے سپرد کیا جاتا هے ' تو فوراً لے لیتي هے '

کیونکہ اسکے بنانے والے نے اسکو ایسا ھي حکم دیا ھے - لیکن پھر اگر تم وقت سے پہلے واپس مانگو ' تو نہیں دیسکتي ' کیونکہ اسکا سر خدا کے آگے جھکا ھوا ھے ' اور خدا نے ھر بات کیلیے ایک وقت مقرر کر دیا ھے (ولکل اجل کتاب) - پس محال ھے کہ اسکي خلاف ورزی کرے ' اور حقیقت اسلامي کے قانون عام کی مجرم ھو -

قانون الهي نے زمین کي قوت نامیہ کے ظہور کیلیے مختلف دور مقرر کر دیے ھیں ' اور ھر دور کیلیے ایک وقت خاص لکھدیا ھے - زمین کي درستگی کے بعد اس میں بیج ڈالا جاتا ھے ' آفتاب کي تمازت اسکو حرارت پہنچاتي ھے ' ابر و ھوا اور موسم موافق کی رطوبت اسکي یبوست میں اعتدال پیدا کرتي ھے ' پانی کا بہ تقدار مناسب حصول اسکے نشو و نما کو زندگي کي تازگي بخشتا ھے - یہ تمام چیزیں ایک خاص تسویۂ و تناسب کے ساتھہ اسکو مطلوب ھیں ' پھر بیج کے گلنے اور سڑنے ' مٹي کے اجزاے نباتاتي کي آمیزش ' کونپلوں کے پھوٹنے ' انکے بتدریج بلند ھونے ' اور اسکے بعد شاخوں کے انشعاب اور پتوں اور پھولوں کي تولید ؛ ان تمام مرحلوں سے اس بیج کا درجہ بدرجہ گذرنا ضروري ھے ' اور ھر زمانے کیلئے ایک خاص حالت اور مدت مقرر کردي گئي ھے - یہي تمام مختلف مراحل و منازل زمین کي پیداوار کیلیے ایک شریعت الہیہ ھیں ' جسکي اطاعت کائنات بناتات کي ھر روح پر فرض کردي گئی ھے - پھر کیا ممکن ھے کہ زمین ایک لمحہ ' ایک منٹ ' اور ایک مستثنی مثال کیلیے بھي اس شریعت کے مسلم ھونے یعنے اسکي اطاعت سے انکار کردے ؟ اور پھر اگر اسکي خلاف ورزي کی جاے ' تو کیا ممکن ھے کہ ایک دانہ بھی بار آور اور ایک پھول بھی شگفتہ ھو ؟

ایک درخت ھے جو پانچ سال کے اندر پھل لاتا ھے ' پھر تم کتنی ھی کوشش کرو ' پانچ مہینے کے اندر وہ کبھي پھل نہیں دیگا - ایک پھول ھے ' جسکے پودے کو زیادہ مقدار میں حرارت مطلوب ھے ' پھر یہ محال ھے کہ وہ سایے میں زندہ رھسکے - کیوں ؟ اسلیے کہ پانچ سال کے اندر اسکا حد بلوغ کو پہنچنا ' اور دھوپ کی تیزي میں اسکا نشو نما پانا ' شریعت الهي نے مقرر کردیا ھے ' پس وہ مسلم ھے ' اور حقیقت اسلامی کا قانون عام اسکو سرکشي و خلاف ورزي کا سر اٹھانے نہیں دیتا :

ولہ من في السماء والارض کل لہ قانتون (۳۰ : ۲۵)	اور جو کچھہ اسمان میں ھے ' اور جو کچھہ زمین میں ھے ' سب اسي کا ھے ' اور سب اُسي کے حکم کے تابع اور منقاد ھیں -

پس في الحقیقت زمین کے عالم نظم و تدبیر میں جو کچھہ ھے ' حقیقت اسلامي ھي کا ظہور ھے :

وفي الارض ایات للموقنین (۵۱ : ۲۰)	اور زمین میں ارباب یقین کیلیے خدا کي ھزاروں نشانیاں بھري پڑي ھیں -

یہ سربفلک پہاڑوں کي چوٹیاں ' جو اپنے عظیم الشان قامتوں کے اندر خلقت کائنات کي سب سے بڑي عظمت رکھتي ھیں ! یہ شیریں اور حیات بخش دریا ' جو کسي مخفي تعلیم کے نقشے کے مطابق زمین کے اندر گاہ مستقیم ' اور گاہ پر پیچ و خم راہ پیدا کرتے رھتے ھیں ! یہ خوفناک و قہار سمندر ' جسکي بے کنار سطح مہیب کے نیچے طرح طرح کے دریائي حیوانات کي بے شمار اقلیمیں آباد ھیں ! غور کیجیے کہ کیا سلطان اسلام کي حکومت سے باھر ھیں پہاڑونکي چوٹیوں کے سر گو بلند ھیں ' مگر اطاعت کے اسلام شعارانہ سر جھکے ھوے ھیں - زمین کا جو گوشہ اور سمندر کا جو کنارہ انکو دیدیا گیا ھے ' ممکن نہیں کہ وہ ایک انچ بھي اس سے باھر قدم رکھہ سکیں - انکے ارتقائے جسماني کیلئے جو غیر محسوس رفتار نمو شریعت الهي نے مقرر کردي ھے ' محال ھے کہ اس سے زیادہ آگے بڑھسکیں - انقلابات طبیعیہ کا حکم الہی انکو ریزہ ریزہ کردے ' پر وہ اپني جگہہ سے ھل نہیں سکتے - اسي طرح دریاؤں اور سمندروں کي طرف کان لگائیے کہ انکي زبان حال اس حقیقت اسلامي کي کیسي عجیب شہادت دے رھي ھے ؟ آپنے سمندروں کے طوفانوں اور موجوں کي صورت میں دیکھا ھے کہ پاني کي سرکشیاں کیسي شدید ھوتي ھیں ؟ لیکن اسي سرکش اور مغرور دیو پر جب حقیقت اسلامي کي اطاعت وانقیاد کا قانون نافذ ھوا ' تو اس عجز و تذلل کے ساتھہ اسکا سر جھک گیا ' کہ ایک طرف میٹھے پانی کا دریا بہہ رھا ھے ' اور دوسري طرف کھارے پاني کا بحر ذخار ھے - دونوں اس طرح ملے ھوے ھیں کہ کوئي شے ان میں حائل نہیں ' مگر نہ تو دریا کي یہ مجال ھے کہ سمندر کي سرحد میں قدم رکھے ' اور نہ سمندر باینہمہ قوت و قہاري اس کي جرأت رکھتا ھے کہ اپني سرکش موجوں سے اسپر حملہ کرے :

مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان ' فبای آلاء ربکما تکذبان ؟ (۵۵ : ۱۷)	اُس نے کھارے اور میٹھے پانی کے دو سمندروں کو جاري کیا کہ دونوں آپسمیں ملے ھوے ھیں ' مگر پھر بھي ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے ' کیونکہ دونوں کے درمیان اس نے ایک حد فاصل مقرر کر دي ھے -

دوسري جگہہ فرمایا :

وھو الذي مرج البحرین ھذا عذب فرات ' وھذا ملح اُجاج ' وجعل بینھما برزخا وحجرا محجورا (۲۵ : ۵۵)	اور وھي قادر مطلق ھے ' جس نے دو دریاؤں کو آپسمیں ملایا ' ایک کا پاني شیریں وخوش ذائقہ اور ایک کا کھارا کڑوا ' اور پھر دونوں کے درمیان ایک ایسي حد فاصل اور روک رکھدي کہ دونوں . باوجود ملنے کے بالکل الگ رھتے ھیں !

اب نظر ذرا اوپر اٹھاؤ ' اور ملکوت السماوات کے اُن اجرام عظیمہ کو دیکھو ' جنکے مرئیات مدھشہ سے یہ سطح نیلگون ' ادراک انساني کا سب سے بڑا منظر تحیر ھے - یہ عظیم الشان قہرمان تجلي ' جو روز ھمارے سروں پر چمکتا ھے ' جسکي فیضان بخشي حیات تمیز قرب وبعد سے ماورا ھے ' جسکا جذب و انجذاب کائنات عالم کیلیے مرکز قیام ھے ' جسکا سرچشمۂ ضیاءُ نور اجسام سماویہ کے لیے تنہا وسیلۂ تنویر ھے ' اور جسکا قہر حرارت کسي تجلي گاہ حقیقي کا سب سے بڑا عکس و ظلال ھے ؛ غور کرو تو اپنے اندر حقیقت اسلامي کي کیسي موثر شہادت

مبین رکھتا ہے ! وہ ' جسکي جبروت وعظمت کے آگے تمام کائنات عالم کا سر جھکا ہوا ہے ' کیسے مسلم شعارانہ انکسار کے ساتھہ فاطر السموات کے آگے سر بسجود ہے کہ ایک لمحے اور ایک عشر دقیقے کیلیے بھي اپنے اعمال وافعال کے مقرر کردہ حدود سے باہر قدم نہیں رکھہ سکتا :

تبارک الذي جعل	کیا مبارک ہے ذات قدوس اسکی ' جس نے
في السماء بروجاً '	آسمان میں (گردش سیارات کے) دائرے
وجعل فیہا سراجاً وقمرا	بنائے اور اسمیں آفتاب کي مشعل روشن
منیرا (۲۵ : ٦۲)	کردي ' اور نیز روشن و منور چاند بنایا !!

پھر اسي طرح اور تمام اجرام سماویہ کو دیکھو ' اور انکے افعال و خواص کا مطالعہ کرو ! انکے طلوع و غروب ' ایاب و ذہاب ' حرکت و رجعت ' جذب و انجذاب ' اثر و تاثر ' او رفعل و انفعال کے لیے جو قوانین رب السماوات نے مقرر کردیے ہیں ' کس طرح انکی اطاعت و انقیاد کی زنجیروں میں جکڑے ہوے ہیں ؟ یہی قوانین ہیں جنکو قرآن کریم " حدود اللہ " کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے ' اور یہي " دین قیم " ہے ' جو تمام نظام کائنات کیلیے بمنزلۂ مرکز قیام و حیات ہے - عالم ارضي وسماوي کا کوئي مخلوق نہیں ' جو اس دین الہی کا پیرو نہو ' او ر آفتاب سے لیکر خاک کے ذرے تک کوئی نہیں ' جو اسکي اطاعت سے انکار کرے :

الشمس والقمر	اسي کے حکم سے سورج اور چاند ایک حساب
بحسبان ' والنجم	معین پر گردش میں ہیں ' اور تمام عالم
والشجر یسجدان '	بناتات کے سر اسي کے آگے جھکے ہوے ہیں
والسماء رفعہا ووضع	اور اسي نے آسمان کو بلندي قرار دیا اور
المیزان ' الا تطغوا في	(قانون الہي) کا میزان بنایا تاکہ تم لوگ
المیزان - (۵۵ : ۴)	اندازہ کرنے میں حد عدل سے متجاوز نہو -

پس نظام شمسي میں جسقدر نظم و تدبیر ہے ' سب اسي " حقیقت اسلامي " کا ظہور ہے - حقیقت اسلامي کي اطاعت و انقیاد نے ہر مخلوق کو اپنے اپنے دائرۂ عمل میں محدود کردیا ہے ' اور ہر وجود سر جھکاے ہوے اپنے اپنے فرض کے انجام دینے میں مشغول ہے - اگر زمین اپنے محور پر حرکت کرتي ہوي اپنے دائرے کا چکر لگاتي ہے ' اگر افتاب کي کشش اسکو ایک بال برابر بھي ادہر اودھر نہیں ہونے دیتي ' اگر ہر ستارہ اپنے اپنے دائرۂ حرکت کے اندر ھي محدود ہے ' اگر تمام ستاروں کی باھمي جذب محیط ھمیشہ اس تسویہ و میزان کے ساتھہ قائم رہتي ہے ' کہ عظیم الشان قوتوں کے یہ پہاڑ آپسمیں نہیں ٹکراتے ' اگر انکي حرکت وسیر کي مقدار ' اور اوقات مقررہ میں طلوع و غروب ' ایک ایسا نا ممکن التبدیل قانون ہے ' جسمیں کبھي کمي بیشي نہیں ھوتي ' اور اگر :

لا الشمس ینبغي لہا	نہ تو آفتاب کے اختیار میں ہے کہ چاند
ان تدرک القمر '	ہو جاے ' اور نہ رات کے بس میں ہے
ولا الیل سابق النہار '	کہ دن سے پہلے ظاہر ہو جاے ' اور تمام
وکل في فلک	اجرام سماویہ اپنے اپنے دائروں کے اند رھي
یسبحون (۳٦ : ۴۰)	پیر رہے ہیں '

پھر اسکے کیا معنے ہیں ؟ کیا یہ اعمال کائنات اس امر کي شہادت ہیں کہ دنیا میں اصلي قوت صرف " اسلام " ھي کي قوت ہے ' واس عالم کا ہر وجود صرف اسلیے زندہ ہے کہ وہ " مسلم " ہے ' اور " اسلامي اس پر طاري ہوچکي ہے ؟ ورنہ اگر ایک لمحہ کیلیے اس حقیقت کي حکومت دنیا سے اٹھہ جاے ' تو تمام نظام عالم م برہم ہو جاے :

دین اللہ یبغون	کیا یہ دین الہي کو چھوڑ کر کسي اور
؟ ولہ اسلم من	کے آگے سر جھکانا چاھتے ہیں ؟

في السماوات والارض	حالانکہ اسمان و زمین میں کوئي
طوعا وکرہا والیہ	جو اس دین الہي کا مسلم یعنے
ترجعون (۳ : ۱۴۲)	و منقاد نہو -

اور اسمان و زمین پر کیا موقوف ہے ' اگر خود اپنے اندر دیکھیے ' تو جسم انسانی کا کونسا حصہ ہے ' جس پر حقیقت اسلا طاري نہیں ؟ خود آپکو تو اسکے آگے جھکنے سے انکار ہے ' لیکن اس خبر نہیں کہ اپکے اندر جو کچھہ ہے ' اسکا ایک ایک ذرہ کس آگے سر بسجود ہے ؟ دل کیلیے یہ شریعت مقرر کردي گئي کہ ا قبض و بسط سے جسم کے تمام حصوں میں خون کي گردش جاري رکھے کہ اسکا اضطراب والتہاب ھي روح کے سکون حیات کا ذریعہ ہے - قید حرکت کي ایک مقدار مقرر کردي ' اور خون کے دخل و خرج کیلیے ایک پیمانۂ اعتدال بنا دیا - پھر ذرا اپنے بائیں پہلو پر ہاتھہ رکھکر دیکھیے کہ اس عجیب و غریب مضغۂ گوشت نے کس استغراق و محویت کے ساتھہ حقیقت اسلامی کا سر جھکا دیا ہے کہ ایک لمحہ کیلئے بھی اس سے غافل نہیں ' اور اگر ایک چشم زدن کیلیے بھي سرکشي کا سر اٹھاے ' تو نظام حیات بدن کا کیا حال ہو ؟ اسي طرح کارخانۂ جسم کے ایک ایک پرزے کے تشریحي فرائض پر نظر ڈالیے اور دیکھیے کہ اپکے اندر سر سے لیکر پاؤں تک جسقدر زندگي ہے ' اس حقیقت اسلامي ھي کے نظام سے ہے - انکھوں کا ارتسام انعکاس ' کانوں کي قوت سامعہ ' معدے کا فعل انہضام ' اور سب سے بڑھکر طلسم سراے دماغ کے عجائب و غرائب ' سب اسي لیے کام دے رہے ہیں کہ " مسلم " ہیں ' اور حقیقت اسلامي کے اطاعت شعار - آپکے جسم کي رگوں کے اندر جو خون دوڑ رہا ہے ' کبھی آپنے یہ بھي سونچا کہ کس کے حکم کي سطوت و جبروت ہے ' جو اس رہ نورد لیل ونہار کو دوڑا رہي ہے ؟ :

وفي انفسکم افلا	اگر باہر کي طرف سے تمہاري آنکھیں بند ہیں
تبصرون ؟ (۵۱ : ۲۱)	توکیا اپنے نفس کے اندر بھي نہیں دیکھتے ؟

اور یہي اشارہ ہے ' جو اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے کہ :

سنریہم ایاتنا في	هم اپني نشانیاں عالم کائنات کے مختلف
الافاق و في انفسہم '	اطراف و جوانب میں بھي دکھلائیں گے '
حتی یتبین لہم	اور انسان کے نفس کے اندر بھي ' یہاں تک
انہ الحق -	کہ اُن پر ظاہر ہو جاے گا کہ یہ دین الہي
(۴۱ : ۵۲)	برحق ہے -

اور یہي حقیقت اسلامي کي وہ اطاعت شعاري ہے ' جس کو لسان الہي نے عالم کائنات کي تسبیح و تقدیس سے تعبیر کیا ہے - کیونکہ فی الحقیقت اس عالم کا ہر وجود اپنے فناے اسلامي کي زبان حال سے اُس سبوح و قدوس کي عبادت میں مشغول ہے :

تسبح لہ السماوات	تمام آسمان اور تمام زمینیں ' اور جو
السبع والارض ومن	کچھہ انکے اندر ہے ' سب کے سب اسي
فیہن ' وان من شي	خدا کي تسبیح و تقدیس میں مشغول
الا یسبح بحمدہ ' ولکن	ہیں ' اور کائنات میں کوئي چیز نہیں '
لا تفقہون تسبیحہم '	جو زبان اطاعت سے اسکي حمد و ثنا اور
انہ کان غفوراً حلیما	تسبیح و تقدیس نہ کرتي ہو ' مگر الکن اس
(۱۷ : ۴۵)	اواز کو نہیں سمجھتے اور اسپر غور نہیں کرتے -

جنگ بلقان اور دول یورپ

— * —

انگلستان اور اسلام

(۱)

ایک محرم سیاست انگریز اہل قلم کا انکشاف حقیقت
اور الہلال کے قیاسات و آرا کي توثیق

— * —

جنگ بلقان کي حقیقت ' اور کیونکر یہ جنگ وقوع میں آئي ' اِسکي پوري کیفیت میں اپنے پچھلے مہینے کے مراسلے میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ یہ جنگ محض ایک خود غرضانہ سازش کا نتیجہ ہے ' جس میں روس ' انگلستان ' اور اطالیہ ؛ تینوں حکومتیں برابر کي شریک ہیں - میں اِس حقیقت کو آشکارا کرچکا ہوں کہ جب اِن تینوں حکومتوں نے دیکھا کہ سلطنت عثمانیہ جنگ طرابلس کو موقوف کرنے اور اُن شرطوں کو جو اطالیوں نے صلح کے لئے پیش کي تھیں' منظور کرنے پر کسي طرح راضي نہیں ہوتي '. تو انہیں یہ فکر دامنگیر ہوئي کہ کوئي چال ایسي چلني چاھیے ' جس سے باب عالي کو خود بخود مجبور ہوکر اطالیوں کي شرطوں کو مان لینا اور اُن کے آگے سر تسلیم خم کردینا پڑے - آخر میں میں دکھا چکا ہوں کہ یہي سازش عملي ترکیب کي صورت اختیار کرکے جنگ بلقان کي شکل میں نمودار ہوئي - بانیان سازش کو اِس کا شان وگمان تک نہ تھا کہ یہ ترکیب عملي اِسدرجہ کامیاب ہو جائیگي - بالخصوص سر اڈورڈ گرے کو تو شاید کبھي اِس کامیابي کا خواب تک نہ نظر آیا ہوگا - اِنہوں نے اِس سازش میں صرف اس خیال سے شرکت کرلي تھي کہ ترکوں سے ہار منوالینے کے لئے بلقاني ریاستوں کي طرف سے جنگ کي ایک مختصر سي دھمکي بس کریگي - اِدھر بلقانیوں نے جنگ کي داستان چھیڑي ' اُدھر باب عالي مضطرب الحال ہوگئي اور اُس نے ڈر کے مارے سہم کر اور آنکھیں بند کرکے جھٹ شرائط صلح کي منظوري پر دستخط کردیے ! کہاں کي جنگ اور کیسي لڑائي ؟ یہاں تک تو نوبت ھي نہ آئےگي - اِنگلستان کا دیرینہ دوست کامل پاشا تو انگلستان کے ہر فرمان کو سر آنکھوں سے بجا لانے کے لئے کب کا کمر باندھے کھڑا تھا ' لیکن اسکا کچھہ بس نہیں چلتا تھا ' کیونکہ نوجوان ترکوں کا فریق اِن حکموں کي بجا آوري کا کسي طرح موقع ھي نہیں دیتا تھا - اب بھي باوجود اس کے کہ باغاریا میں لڑائي کا جن ہرکہ و مہ کے سر پر سوار ہوگیا تھا ' اور جنگ ! جنگ ! کي پکار ہرگلي کوچے سے آرھي تھي - ممکن نہ تھا کہ یہ سازش کامیاب ہوجاتي اگر روس اور اطالیہ دونوں ملکر شاہ مانٹي نگرو کو ' جو شاہ اطالیہ کا خسر ہے - شہ دے دے کر نہ اُبھارتے اور گھبراھٹ کي حالت میں جلدي جلدي اُسے میدان کارزار میں دھکیل کر خود اُسیکي زبان سے جنگ کا اعلان نہ کروادیتے -

اس بات کا صاف طور پر پتہ نہیں چلتا کہ سر اِڈورڈ گرے اس آخري کارروائي میں بھي شریک تھے یا نہیں - مگر میرا تو خیال ہے کہ بالمورل میں جب اِنہیں موسیو سارا نوف (وزیر روس) کي زیارت کا افتخار حاصل ہوا تھا ' تو منجملہ اور بحث مباحثوں کے انہوں نے اس کارروائي کا تذکرہ بھي ضرور کیا ہوگا - اگرچہ آخري وقت سر اڈورڈ ہندوستان کے مسلمانوں کي اُس عام برافروختگي و اشفتگي سے ڈر گئے ' جس کا اظہار ان کي روسیوں کے ساتھہ اس درجہ علانیہ دوستي اور شرکت پر کیا جانے لگا تھا اور اس کارروائي کو عمل میں آنے سے روکدینا چاھا ' لیکن اب یہ ارادہ لا حاصل تھا ا وقت ہاتھہ سے نکل چکا تھا -

جنگ طرابلس کي تمام خونریزیوں کے لئے تو سراِڈورڈ اور انگریزي حکومت ' دونوں قابل الزام رہ ھي چکے ہیں - اب جنگ بلقان بھي جوں جوں ترقي کرتي جاے گي ' اور بندگان الہي کا جتنا کچھہ خون اس جنگ میں بہتا جائیگا ' اسکے لئے بھي سر اڈورڈ گرے اور موجودہ انگریزي حکومت اُسي درجے تک مورد الزام رہے گي ' جس درجے تک کہ دیگر طاقتیں اور ریاستیں ہیں - پس مناسب ہے کہ تمام اسلامي دنیا کو حقیقت حال کا اب پورا پورا علم ہو جاے -

پارسال انگلستان کے اختیار میں تھا کہ جس وقت چاھتا اپنے جنگي بیڑے کو بحر قلزم کي طرف حرکت دیدیتا اور اطالیوں کے ترکي حدود پر نامردانہ حملے کي ہمیشہ کیلئے جڑ کاٹ کر رکھدیتا - مگر وہ ایسا کاھے کو کرنے لگا تھا ؟

میرا خیال ہے کہ روس اور اطالیہ کے ساتھہ انگریزي گورنمنٹ کے شریک اور اُنکا ساتھي بنجانے کا اصلي سبب دنیا کو پوري طرح معلوم نہیں ہے - مجھسے سن لیجیے کہ وہ کیا تھا - قسطنطنیہ کي وزارت سعید پاشا میں جرمني کي طرفداري کي ہوا زوروں کے ساتھہ چل رہي تھي ' اور یہ خیال بھي شاید کیا جارہا تھا کہ سارا نیکا کا بندر گاہ طبروق ایک مدت معینہ کے لئے قیصر جرمني کو اجارے پر دیدیا جاے تاکہ وہ اُسے کوئلے کي ایک تجارت گاہ اور جنگي جہازوں کا ایک اسٹیشن بنائے - یہ افواہ اڑتي اڑائي ہمارے محکمۂ خارجیہ کے دفتر تک بھي پہنچ گئي - بس پھر کیا تھا ! سر اڈورڈ گرے ' جنکي ساري مدبري کا راہبر اور رہنما وہ خوف ہے جو جرمني کي طرف سے ان کے دل میں سمایا ہوا ہے ' اور جن کي روح جرمني کا نام سنتے ھي کانپ اٹھتي ہے - ڈر کے مارے حواس باختہ ہوگئے ' اور اسي سراسیمگي کي حالت میں جھٹ اطالیوں کو دن دھاڑے ڈکیتي کي نہ صرف رضامندي ھي دیدي بلکہ بہت دور تک ان کے حامي بھي بن گئے - انہوں نے شاید خیال کیا ہوگا کہ اگرچہ اس حمایت میں بھي خطرہ ہے ' مگر اُتنا نہیں ہے ' جتنا خدا نخواستہ جرمني سے مقابل ہو جانے میں ہے - اسي خیال سے لارڈ کچنر بہادر کو جھٹ پٹ مصر بھي بھیجدیا گیا ' تاکہ وہ وہاں برطانیہ کي موجودہ غیر جانب داري بزور قائم رکھیں ' اور اس طرح اطالیوں کي مہمات میں ان کي مدد کریں - مجھے یقین واثق ہے کہ یہي وہ سچا اور اصلي سبب تھا ' جس نے انگلستان کو ایک ایسي برائي میں شریک کردیا ' جس سے غالباً کوئي بھي مسلمان کسي حال میں درگذر نہیں کرسکتا -

میں پھر ڈنکے کي چوٹ کہتا ہوں کہ انگلستان اطالیوں کي اس نئي صلیبي لڑائي کو ابتدا ھي میں ایک ذرا سي گھڑکي سے روک سکتا تھا - اس کا اطالیوں کو ایک اشارہ کافي سے زیادہ ہوجاتا مگر انگلستان نے ایسا نہیں کیا ' بلکہ اسکے خلاف اطالوي فوج کو طرابلس کے میدان میں اُترنے دیا - اس مداخلت بیجا کے لیے اُنہیں تنبیہ و سرزنش کرنا ایک طرف رہا ' اپني موافقت اور رضامندي دے کر اور اُنکے حوصلے بڑھا دیے - علاوہ بریں صرف اپني ناطرف داري کے اعلان ھي پر قانع نہیں رہا ' بلکہ ساتھہ ھي اس پر بھي زور دیا کہ مصر - جو خدائي قانون سے قطع نظر کرکے قوانین بین الملي کي رو سے بھي سلطنت عثمانیہ کو مدد پہنچانے کا پابند ہے - غیر جانب داري کا اعلان کرے ' اور اس ترکیب سے افریقہ کي عثماني فوج تک خشکي کي راہ سے کمک پہنچنے کا راستہ بالکل بند کردیا جاے - بعد ازاں جب دیکھا کہ اتني حمایت سے تو کام نہیں بنتا ' اور اطالي اپنے شکار کو لقمہ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتي ' تو سر اڈورڈ اور ہمارے محکمۂ

ترکیب بند

—:*:—

از حضرۃ مولانا شبلي نعماني مدفیوضہ

—):*:(—

اے کہ نیرنگ سرا پردۂ عالم دیدي * جاہ کیخسرو و فرحشم جم دیدي
گونہ گوں بازي گردوں بہ نگہ آوردي * پیکر آرائي این رشدہ طارم دیدي
مسند آرائی جم را بہ نظر آوردي * تاج سلجوق و خم طرۂ دیلم دیدي
داستانہاے جہانگیري خسرو خوانـدی * زور بازوے کمند افگن رستم دیدي
فرۂ افسر و دیہیم تماشا کردي * سر بر افراختن رایت و پرچم دیدی
هم جہانگیري شمشیر و سنان بشنیدي * هم طرا زندگی خامۂ و خاتم دیدي
الغرض هرچہ جہان را سرو سامان باشد * همہ را دیدي و خود گیر کہ پیهم دیدي
خود گرفتیم کہ درجلوہ گہ دولت و جاہ * انچہ هوگز نتوان دید' تو آن هم دیدي

لیک بالا تر ازین جملہ جہانے دگرست
کہ در و کالبدے دیگر و جانے دگرست

عالمے هست کہ آنجا سخن از جان باشد * عالمے هست کہ دردش همہ درمان باشد
عالمے هست کہ هر ذرۂ اورا بہ فروغ * پنجہ در پنجۂ خورشید درخشان باشد
عالمے هست کہ آن جا بہ رہ و رسم نیاز * چرخ و انجم همہ سر بر خط فرمان باشد
خاک او معتکف دیلم و سلجوق بود * درگہش سجدہ گہ قیصر و خاقان باشد
سخن آنجا رود از منبر و محراب دعا * گر حدیثت همہ از گنبد و ایوان باشد
تو حدیث از جم و کیخسرو و دارا گوئي * سخن آنجا ز مسیح و ز سلیمان باشد
ساحري دم نتواند زدن آنجا کہ خود او * پنجہ بر تافتۂ موسی عمران باشد
داستانہای تو افسانۂ شاہ است و وزیر * حرف آن بزم ز پیغمبر و یزدان باشد
گفتگوے تو ز توقیع و ز فرمان' و انجا * سخن از وحي و ز الہام و ز فرقان باشد
تو حدیث از جم و دارا بسرائي و آنجا * گفتگو از عمر و حیدر و عثمان باشد
هیبت درۂ عدل عمري برگویند * گر حدیثت ز دم خنجر خاقان باشد
تو بہ فرمودۂ اسپنسر و بیکن نازي * سخن آنجا همہ از گفتۂ یزدان باشد
کم ز آئین جہانداري سولن نبود * آن اساسے کہ بر آوردۂ نعمان باشد
زین دو عالم کہ ترا در نظر آمد اکنون * تو کرا خواهي و کارت بچہ عنوان باشد

هان نگوئیم کہ آن گیري و این بگذاري
حیف باشد کہ تو سر رشتۂ دین بگذاري

خوش بود این کہ ترا جاہ و حشم هم باشد * لیک حیف ست اگر حرمت دین کم باشد
ملک و دین هردو بیا گشتۂ نیروي هم اند * اندران کوش کہ این باشد و آن هم باشد
بایدت سعي بدان سان کہ بهر داوریے * دین و دنیا بهم آمیزي و توام باشد
شرط اسلام نباشد کہ بہ دنیا طلبي * التفات تو بہ دین نبوي کم باشد
روز بازار بود فلسفہ و هندسہ را * نامۂ شرع پراگندۂ و درهم باشد
رسم اسلام نباشد کہ بتحصیل علوم * هیئت و هندسہ بر شرع مقدم باشد
نکتۂ شرع بہ افسانہ برابر بنهي * یورپ ارگپ زند آن نیز مسلم باشد
حل هر مسئلۂ فقہ ز یورپ طلبي * شرع پیش تو ز تقویم کہن کم باشد
وین نہ سنجي کہ ز آئین خرد دور بود * اینکہ بیگانہ بہ همرازي محرم باشد
از ابوبکر و عمر هیچ بہ یادت نایبد * گرمي بزم تو از سیزر اعظم باشد
ور سخن بگذرد از سیرت و شان نبوي * هرچہ گوئی همہ از گفتۂ ولیم باشد
انچہ حق ست ترا در نظر آید باطل * انچہ شهد است بکام تو همہ سم باشد

کار ملت همه آشفته و ابتر گشته است * صف جمعیت ما هم صف ماتم باشد
آن که خود خاتمهٔ زند گیش ' این شده است * آه کو امت پیغمبر خاتم باشد

تو دریں غم که زر و زور و زمین نگذاریم
ما دریں فکر که سر رشتهٔ دین نگذاریم

درد دین گر قدرے نیز بود بس باشد * زان گذشتیم که بسیار و فزون مي باید
کار امروز به فردا نتوان باز گذاشت * زین سپس انچه توان کرد کنون مي باید
فرصت از دست بشد هر چه کني زود بکن * این نه کاری که در و صبر و سکون مي باید
این چنین کار به تمکین و سکون بر ناید * انده نیز دریں شیوه جنون مي باید
کار ملت نه به افسانه و افسون باشد * سینهٔ سوخته و درد درون مي باید
شبلیا وقت دعا شد قلم از دست بنه * آه پرسوز ' و دل آغشته به خون مي باید

ما نه آنیم که جاه و حشمے مي خواهیم
داورا از تو نگاه کرمے مي خواهیم

(بقیه مضمون صفحه ٨)

خارجیه کے دفتر نے اطالیوں کو ساحل عرب پر کھلے بندوں گوله باري کرنے کی پوري پوري اجازت مرحمت فرمادي - پھر جب اس سے بھي مقصد برآري هوتي نظر نه آئي ' تو نا طرفدارانه حمایت کا ایک قدم اور آگے بڑھا ' اور پہلے جزائر ایجین اور پھر جزیرهٔ رودس پر قبضه کرلینے کی ترکیب أنهیں سجھادي - اور آخر میں درهٔ دانیال پر گوله باري کی دهمکي کا بھي خیال اُن کے دل میں القا کردیا - لیکن یه ساري ترکیبیں بے سود ثابت هوئیں ' اصلي مطلب کسي ایک سے بھي پورا نهوا -:

اطالیوں کے ان تمام دزدانه اور راهزنانه حملوں کے لیے انگلستان اُتناهي مجرم اور جواب ده هے جتنا که پولیس کا وه چوکیدار اُس چور کے جرم کے لیے قرار دیا جاسکتا هے' جسے وه اپنے ساتھه لیجاکر کسي گھر پر نقب زني کرنیکے لیے چھوڑ دے - گھر بھي ایسا ' جسکي حفاظت کے لیے خود یهي چوکیدار اس جگهه متعین کیا گیا هو !

بالاخر جب سر اڈورڈ گرے نے دیکھا که نوجوان ترکوں کی مجلس پر ان ساري دهمکیوں کا ذرا بھي اثر نهیں پڑتا ' اور وه ٹس سے مس نهیں هوتي بلکه حب الوطني کے جوش میں بدستور بھري هوئي هے ' تو اُنهوں نے روسي حکومت کے ساتھه ایک دوستانه قرار داد کرلي ' جسکا پهلا اور فوري مقصد یه تها که کسي نه کسي طرح سعید پاشا کي وزارت کو اقتدار سے گرادے ' اور اُسکي جگهه کوئي ایسي مجلس قائم کرائے' جس کے ارکان انگریزي احکام کے پورے مطیع اور فرما نبردار هوں - روسي حکومت نے پہلے تو البانیا میں فتنه و فساد پھیلایا - پھر فوجوں کو یه امید دلا کر غدر برپا کرانے کي تدبیر کي جانے لگي که معزول سلطان عبد الحمید پھر سے تخت پر بٹھایا جاےگا - خوش قسمتي سے باب عالي نے عبد الحمید کو سالونیکا سے قسطنطنیه لا کر پہلے سے زیاده محفوظ مقام میں مقید کردیا اور اس طرح اس فساد کي جڑ هی کاٹ دیي - اسکے بعد بلقاني ریاستوں کو جنگي سامان بهم پہنچانے اور لڑائي کي تیاریاں کرنے پر ابھارا ' یه سارے دسائس روسیوں کے تھے ' مگر اسمیں انگریزوں کا اشاره بھي کام کررها تها - اس کارروائي سے جو نتیجه مدنظر تها وه بالاخر نکل آیا ' اور قسطنطنیه میں ایک ایسي وزارت قائم هوگئي' جسمیں سب سے زیاده اقتدار کامل پاشا جیسے یورپین سیاست کے حلقه بگوش غلام کو حاصل هے -

سر اڈورڈ گرے کو اس بات کا پورا یقین اور اس خیال پر کامل بھروسه تها که کامل پاشا طرابلس کے ان عربوں کو جنهیں اطالوي اب تک شکست نه دے سکے تھے ' ان کي قسمت پر چھوڑ کر اٹلي کي پیش کرده شرایط صلح منظور کرلیگا ' اور اس طریقے سے سلطان کے اس شاهانه اقتدار کو جو اسے ایک خالص اسلامي سرزمین پر حاصل هے - کمینه پن کے ساتھه حمله آوروں کے حوالے کر دیگا - کامل پاشا جو یهودي النسل هے' اور جو مدتوں انگلستان کا پناه گزیں اور نمکخوار رهچکا هے ' قدرتي طور پر ایسي توقعات اور امیدوں کا مستحق تها -

سر اڈورڈ گرے کا یه خیال که کامل پاشا سلطان کو دهوکا دینے' اور اپنے کو خلافت کا خائن ثابت کرنے میں کوتاهي نه کریگا ' غلط نه تها - مگر اس کا پورا نتیجه جلد ظاهر نه هوا - قسطنطنیه میں اسلامي جذبات اتنے کمزور نه تھے ' جو کامل پاشا کي کوششوں سے دب جاتے - پس اسکے لئے اس سے بھي زبردست دباو اور تحکمانه دهمکي کي ضرورت هوئي -

اس اِنگلو رشین " اطالوي " سازش کے سب سے اخیر جلسے میں جنگ بلقان صرف دهمکي هي کي صورت میں نهیں رهی ' بلکه اسکي ابتدا بھي کردي گئي - بلغاریا اور سرویا پر ایک حد تک (آسٹریا) کا رعب غالب تها ' اور اگرچه ان ملکوں میں جنگ کا صفراوي ماده عوام میں حد سے زیاده زور کر آیا تها ' پھر بھي یهاں کے پادشاهوں پر اس کا اثر زیاده نهیں پڑا تها - دونوں اپنے کو روکے هوئے بیٹھے تھے ' مگر شاه مانٹي نگرو' جسکي بیٹي ملکهٔ اطالیه هے' اس بات پر آماده هوگیا اور داماد کي خاطر آسٹریا کي بھي ناراضگي کا خیال دل سے بھلادیا" سلطان کو آخري دهمکي اعلان جنگ' اور عملي مخاصمانه کارروائي کے ذریعے دیدي گئي ' اور آج هم سن رهے هیں که وه شرمناک معاهده جسکا مطالبه سلطان سے کیا گیا تها - اطالیوں کے ساتھه هورها هے اور اُس پر منظوري کے دستخط بھي کیے جا رهے هیں ! میري راے تو یه هے که عثماني خلافت کے اس بقیه اسلامي اقتدار کا جو اسے بحیثیت حکومت کے حاصل هے ' اس کارروائي کے ذریعے بالکل خاتمه کردیا گیا '

باقي آینده

شئون عثمانیه

اقرار حقیقت

—:*:—

مسٹر ارشمیڈ بارتلٹ کا مراسلۂ تلغرافی

— * —

(بسلسلۂ اشاعت گذشته)

صبح هي کے رقت مجهے عبد الله پاشا کے ساتهه ایک مختصر سي گفتگو کرنے کا موقع ملا - بظاهر اگرچه وه هر طرح مطمئن معلوم هوتے تهے ' مگر اُن کے بشرے سے صاف ٹپکتا تها که ان کا دل هجوم افکار سے بهرا هوا هے - اُنهوں نے مجهه سے پوچها " اب آپکا کیا اراده هے ؟ " میں نے جواب دیا " اگر آپ اجازت دیں تو میں اختتام جنگ تک آپ هي کے همراه رهوں - بعد ازاں میں کسي طرح شورلو چلا جاؤنگا - ممکن هے که وهاں میرے گهوڑے ملجائیں " عبد الله نے کہا " آپ سیدهے اُن پہاڑیوں پر چلے جائیں جو ترکے کي جانب هیں - وهاں سے آپ کو اصلي جنگ کا نظاره تمام و کمال نظر آئیگا - "

اتنا کهکر جنرل اور اُن کے اسٹاف کے افسر اپنے اپنے گهوڑوں پر سوار هو هو کر روانه هوگئے - میں اور اسمٹ بهي اُن کے پیچهے مگر اُن کے ساتهه چلدیے - یه راسته ان نیچي نیچي پہاڑیوں تک جاتا تها جو سالز کوئي کے سامنے هي هیں - راه میں مجهے میدان جنگ سے بهٹکے هوے بہت سے سپاهي نظر آئے - جو اِدهر سے اُدهر مارے مارے پهر رهے تهے - اِن کي تعداد سینکڑوں بلکه هزاروں تک پہنچتي تهي - انهیں دیکهکر مجهے حیرت و استعجاب نے گهیر لیا که الهي یه کیا ماجرا هے ! انهیں تو اسوقت اپني پلٹنوں کے ساتهه میدان جنگ میں هونا تها - یه اس طرح کهانے کي تلاش میں یہاں کہاں مارے مارے پهر رهے هیں " اُن کے اسٹاف کے افسر هرچند چاهتے تهے که اسي طرح سمجها بجها کر انهیں میدان جنگ کي طرف پهیر دیں - مگر ان کي یہاں کون سنتا تها ؟ اکثروں کي حالت تو در حقیقت راجب الرحم تهي - نا تواني سے دو قدم چلنا بهي انهیں دوبهر تها - متواتر تین دن تک کسي قسم کي غذا کا حلق سے نه اُترنا - اور پهر اسي حال میں برابر دو روز تک لڑتے رهنا - کوئي هنسي کهیل نهین هے !

جس پہاڑي پر عبد الله پاشا نے اپني جگهه قرار دي تهي یهه گویا اس نصف دائرے کے قوس کا مرکز تها جو لولي برغاس اسٹیشن کي ریلوے سڑک سے شروع هوکے قارا غاش تک بنتا هے - تهوڑے هي عرصے میں یهه بات ظاهر هوگئي که بلغاري چاهتے هیں ' ترکوں کے میسره کو یا تو بالکل تتر بتر کردیں ' یا پیچهے هٹادیں - نیز اگر ممکن هو تو شورلو سے پیچهے هٹنے والي فوج کا راسته روک دیں - ساتهه هي ساتهه قلب کي فوج کو بهي ' جو خود عبد الله کے ماتحت هے تباه و برباد کر ڈالیں - یهه نهو سکے تو دوسري آرمي کور کا مقابله کر کے اُسے آگے بڑهنے سے روکتے رهیں -

عبد الله پاشا نے یهه تدبیر سوچي تهي که میسره میں پهلي اور چوتهي کور کو قائم رکهے ' اور قلب فوج سے جس میں اِسوقت دوسري کور کے سپاهي تهے ' دشمنوں پر حمله کردیے ' پهر محمود مختار کي ماتحتي میں تیسري کور کو اچانک اُن کے میسره پر بهیج دے ' اور اس طرح اُنکا خاتمه کردے - سچ پوچهیے تو یهي ایک تدبیر تهي ' جس میں کامیابي کي ذرا بهي شکل نظر آتي تهي - اس خیال سے که تیسري کور کو ویزا سے یہاں تک پہنچ جانے کے لئے کافي وقت مل جاے - عبد الله نے دوسري کور کے افسر شفقت طرغد پاشا کو حکم دیا که " اپني پوري کور کو - نهیں تو جتنے لوگ کور میں باقي رهگئے هیں صرف اُنهیں کو لیکر آگے بڑهو - اور دشمنوں پر حمله کردو "

شفقت طرغد کي فوج نهایت عظیم الشان دلیري کے ساتهه اِس حملے کے لئے آگے بڑهي - کوئي آدهه میل تک توپوں اور بندوقوں کي قطار لگادي گئي - اور سر فروش ترک کهلے میدان پر گوله باري کرتے هوئے آگے بڑهتے گئے - یہاں تک که وه اُن جهاڑیوں تک پہنچکر جن کا ذکر پہلے کرچکا هوں - قریب قریب نظروں سے غائب هوگئے -

کچهه دیر تک تو دیکهنے والوں کو یهي یقین هوتا رها که حمله ضرور کامیاب هوگا - کیونکه فوج نهایت همت و استقلال کے ساتهه آگے بڑهتي گئي - دشمن کي طرف سے صرف اُسکا توپخانه تها جو ان بڑهتے هوئے ترکوں کا مقابله کر رها تها - مگر یک بیک بندوقوں کي زور شور کي آواز میدان میں گونج اُٹهي ' اور ساتهه هي ساتهه بے شمار کل کي بندوقوں کي هولناک گرج بهي سنائي دینےلگي - آواز اسقدر مهیب اور شدید تهي که سننے والوں کے کان بند هو هو جاتے تهے - لیکن تهوڑي هي دیر کے بعد تمام منظر میں خاموشي چهاگئي -

پهر کیا دیکهتے هیں که ترکوں کي بقیه جماعت جهاڑیوں میں سے نکلي چلي آرهي هے ! ان کي پوري آدهي تعداد توپوں کا نشانه بن چکي تهي - پس ماندوں میں ترتیب اور انتظام باقي نه رها تها - چهوٹي چهوٹي ٹولیوں میں وه اپنے حامي اور مخصوص دستوں کی طرف هٹتے چلے آرهے تهے - افسروں کي بهي کوشش تهي که اور زیاده هٹنے سے فوج کو روکیں ' لیکن انکي کوشش کار گر نهین هوتي تهي - یہاں تک که تمام لوگ اُس مقام کے پیچهے پہنچ گئے ' جهاں هم کهڑے تهے -

ترکوں کي دو باتریوں نے اِس نازک وقت میں مدد دینے کي کوشش کي - اور دشمن کي توپوں کي طرف گولے برسانے شروع کردیے - مگر چونکه یهه باتریاں نظر نه آتي تهیں - دشمن کي گوله باري پر اِن کا اثر ذرا بهي نه پڑا - صرف اتنا هوا که دشمن کے پهٹنے والے گولے ' جن کے سبب سے ترکوں کي فوج میں اِس قدر هل چل پیدا هوگئي تهي ' اِن توپخانوں کي طرف بهي آنے لگے - ایسا معلوم هوتا تها که میدان جنگ میں ترکوں کے پاس اگر کچهه بارود اور تهي ' تو اِنهیں دو باتریوں میں تهي - یهه باتریاں بهي تهوڑي هي دیر میں نکمي کردي گئیں - اِن میں سے ایک کے کل توپچي کام آگئے - صرف سات باقي بچے - ڈیڑهه سو نکمے بناکر گهوڑوں پر بٹهاکر لائے گئے - دن چڑهے نئي جماعتیں اِن باتریوں کو لاکر رکهنے کي غرض سے بهیجي گئیں - دوسرے دن میں نے اِس باتري کا نهایت غور سے معائنه کیا - دشمن کے پهٹنے والے گولوں نے توپوں کے شیلڈ کو بالکل نکما کر دیا تها - اور ایک بڑا گوله توپ کے شیلڈ کے اندر سے نکل گیا تها -

جن واقعات کا میں اِس وقت ذکر کر رها هوں - دوپهر کے وقت ظهور میں آئے تهے - اِس وقت کچهه دیر کے لئے دوسري کور آگے بڑهتے بڑهتے یکایک رک گئي ' اور پیاده فوج دور تک پیچهے لائي گئي - اور یہاں

گھنٹوں دشمن کے پھٹنے والے گولوں کے منھہ پر جمي رهي - يه ايک نهايت سخت نازک موقعه تها ' دشمن کے مهلک گولوں کي بے امان بارش هو رهي تهي ' مگر باوجود اسکے ترک پورے استقلال کے ساتهه گولوں کے سامنے کهڑے رهے ' وه نه تو آگے بڑهه سکتے تهے ' اور نه چاهتے تهے که پيچهے ايک اِنچ بهي قدم هٹائيں !

اِدهر تو دوسري کور کے سامنے يه زهره گداز لڑائي هو رهي تهي ' اُدهر بلغاريوں نے عبد الله کي فوج کے قلب اور ميسره پر کئي حملے کر دیے تهے ' جو کسي طرح اُدهر کے حملے سے کم سخت نه تهے - اِس حصے ميں چوتهي کور تو بائيں بازو کے سرے پر تهي - اور پهلي کور لولي برغاس اور ترک بے کے بيچ ميں - اِس حملے کا سارا زور چوتهي کور پر پڑا - جو خود هي کم زور هو رهي تهي - اور يهي وه جان باز کور تهي جس نے شب گذشته کو پهاڑيوں پر کے اُن تمام مورچوں کو جو لولي برغاس کے سامنے تهے - دشمن سے محفوظ رکها تها -

يهاں بهي ترکوں کي مدافعت کا راسته دشمن کے توپخانے کي بڑهي هوئي گوله باريوں نے مسدود کر ديا - رهي ترکي ناکامي کي اصلي علت پيش آئي که ترکي باتوپاں گوله بارود کي کمي کے سبب سے جنگ ميں کوئي حصه نهيں لے سکيں ! باوجود اسکے اُس پيدل فوج سے جوانمردوں کي طرح لڑنے کي توقع کي جانے لگي ' جو فاقه کشي اور تکان سے نيم جان هو رهي تهي !

دن بهر بلغاري ترکوں کے ميسره کي طرف بڑهتے چلے گئے - جب ريلوے اِستيشن پر قبضه کر ليا ' تو وه چوتهي کور کي حدود کے آگے تک پهيل گئے - چونکه اب راه کے مسدود هو جانے کا خوف پيدا هو گيا تها ' اسليے چوتهي کور کو مجبوراً پيچهے هٹنا پڑا -

صالح پاشا کے رسالے نے پوري جوانمردي کے ساتهه چاها که بڑهکر دشمن کو آگے بڑهنے سے روک دے ' مگر اِسکي بهي کوشش رائگاں گئي - اور دشمنوں کي خوفناک گوله باري کے آگے هار ماننا پڑا - کيونکه ترکوں کے پاس گوله بارود هي نه تها ' جس کے بغير اب محض شجاعت اور جانفروشي کام نهيں ديسکتي تهي ' عبد الله اور اُنکے اِستاف کے افسروں کو جو ساکزکوئي کے سامنے تهے - دشمن کي دهواندهار آتشباري - جو اِس وقت فوج کے بائيں بازو پر هو رهي تهي ' چوتهي کور کا رفته رفته گهرتا جانا اور پسپا هونا ' صاف نظر آرها تها - اس بات کا خطره هر لحظه بڑهتا جاتا تها که کهيں يهه آکر اس حصے کو گهير نه ليں ' اور پهلي اور دوسري کور کے شورلو تک واپس جانے کے راستے کو مخدوش نه کر ديں -

دو بجتے بجتے عبد الله کي فوج کي حالت بالکل نازک هو گئي - ياس کا عالم چها گيا - افسر لوگ سب کے سب دوربينيں لے لے کر ويزا کي جانب اُتر پورب کي طرف ديکهنے لگے - اِس طرف سے محمود مختار تيسري کور کے ساتهه بڑهه آنے کي جان فروشانه کوششيں کر رها تها ' اور صبح سے لے کر اِسوقت تک ايک سخت اور خونريز جنگ جاري تهي - گو ٹهيک ٹهيک کوئي نهيں کهه سکتا تها که حالت کيسي هے ؟ ليکن تاهم پهٹتے هوئے گولوں کے دهوئيں سے اِس بات کا صاف پته چلتا تها که تيسري کور ابتک استقلال کے ساتهه آگے بڑهتي چلي آرهي هے -

خبر رسان خبريں لے لے کر پهنچے تهے که محمود مختار اپنے سامنے سے دشمنوں کو هٹاتا هوا اور راسته صاف کرتا هوا ' بڑهتا چلا آرها هے - دشمن کي جو فوج اِس کا مقابله کر رهي هے اُس ميں بے ترتيبي اور بد انتظامي پهيلتي جاتي هے - اُميد هے که وه پهر هوتے هوتے دوسري کور کے بائيں بازو تک پهنچ جائيگا -

اب ميں اِس فيصله کن جنگ کا اختتامي حصه بيان کرونگا ' جو مثل ايک ڈراما کے افسانه خيز هے - ممکن هے که اِس لڑائي کا شمار دنيا کي معدودے چند قطعي لڑائيوں ميں کيا جائے !

في الواقع دوپهر تک محمود مختار جس دليري اور جان بازي سے بڑهتے هوے چلے آرهے تهے وه ايک تعجب انگيز اقدام تها ' ليکن افسوس که تين بجے کے بعد سے حالات متغير هو گئے اور انکا اقدام بالکل روکديا گيا -

عبد الله اور اُسکے اِستاف کے افسروں نے صاف سمجهه ليا که حالت قريب قريب مايوسي کي هے ' تاوقتيکه اِس آخري وقت ميں بهي کوئي ايسي تدبير اختيار نه کي جائے ' جس سے لڑائي کا رخ پهير ديا جا سکے - واٹرلو ميں نپولين نے گروچي کي آمد کا اُس اضطراب کے ساتهه اِنتظار نه کيا هوگا ' جو اِس وقت عبد الله کے دل ميں محمود مختار کے بڑهه آنے کي خبر کے لئے موج زن تها - صاف ظاهر تها که اگر دشمن کي اُس صف کو جو دوسري آرمي کور کے مقابل هے - اُلٹ نه ديا جائيگا ' تو ميدان هاتهه سے جاتا رهيگا -

ترکي فوج کي اِس وقت کي حالت ميں پهر ايک بار بيان کئے ديتا هوں - چوتهي کور کے پسپا هوکر پيچهے هٹاديے جانے سے اِنکا ميسره بالکل دشمنوں کے نرغے ميں آگيا تها - پهلي کور ' جو چوتهي کور کے پيچهے هي تهي ' رفته رفته همت هارتي جاتي تهي - دوسري کور اگرچه باوجود دشمنوں کي خوفناک گوله باري کے اپني جگهه پر قائم تهي ' ليکن صاف نظر آرها تها که خود بڑهکر حمله کر دينا اب اُسکے بهي اِمکان ميں نهيں رها تها - دائيں جانب سرے پر پچهلي صف ميں تيسري کور بهي رکي هوئي تهي - ايسي حالت ميں اگر محمود مختار اب بهي پسپا کر ديا جائے اور چوتهي اور پهلي کور ذرا اور دور تک پيچهے هٹادي جائے ' تو دوسري کور کے لئے جو نصف دائرے کے قوس کے مرکز پر هوگي ' يه خطره پيش آجائيگا که کهيں بقيه فوج سے الگ هوکر دائيں بائيں گهر نه جائے - (باقي آينده)

عربي و ترکي ڈاک سے تار برقياں

— * —

شورلو پر عثماني قبضه

(انضولي حصاري ١١ نومبر)

هماري فوج نے موضع (شورلو) کو ايک شديد معرکه کے بعد کے واپس ليليا - بلغاريوں کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑا - هماري فوج کو غنيمت ميں چند توپيں اور سامان جنگ هاتهه آيا -

چتلجا ميں ايک عظيم الشان کاميابي

— * —

٣٦ توپيں و ذخائر جنگ ' ٨ هزار بلغاري قيدي ' مقتولين و مجروحين بيشمار-

(١٧ انضولي حصاري)

جيش عثماني اور بلغاريا ميں ايک هولناک معرکه هوا ' جسميں ٨ هزار بلغاري قيد هوے ' ٣٦ توپيں غنيمت ميں مليں اور انکے مقتول و مجروح بيشمار - هماري فوج آگے بڑهرهي هے - انشاء الله العزيز اس معرکۂ عظيمه کا خاتمه بهي هماري کاميابي پر هوگا -

اسي تاريخ كو شريعي پاشا المويد كو تار ديتے هيں " (چتلجا) ميں كل سے ايك شديد معركه جاري تها ' دشمن كے ميمنه كو عظيم الشان شكست هوئي - بطل الكبير - محمود مختار پاشا كے زير كمان فوج نے ما فوق العادت شجاعت و بسالت دكهائي - ٨ هزار بلغاري گرفتار هوے اور بهت سي توپيں اور ذخائر جنگ غنيمت ميں هاتهه آيا -

موجوده جنگ كے متعلق اهم معلومات

— * —

تازه عربي و عثماني ڈاك سے

— * —

قرق قلعسی

— * —

المويد كا نامه نگار قسطنطينيه سے ٥ نومبر كو لكهتا هے :—

ناظم پاشا جس وقت ميدان جنگ پهنچے هيں تو يه وه وقت تها كه فوج كي قلت ' موسم كي نامساعدت ' اور عيسائي عثماني فوج كي غداري سے عثماني مشرقي فوج قرق كليسا كے چهوڑ دينے پر مجبور هو چكي تهي اور انتظامات و حالات بهت ابتر تهے ' ليكن ناظم پاشا نے پهنچتے هي حالات جنگ بالكل بدل ديے اور اسي تهوڑي سي فوج كو ليكر متوكلاً على الله جنگ جاري كردي - يه جنگ پانچ دن تك متواتر جاري رهي ' اور بلغاريا كو اسقدر شديد نقصان پهنچا ' كه گذشته پورے تين هفتوں كے اندر مجموعي جنگ كے اندر اسقدر نقصان نهوا هوگا -

اس جنگ ميں شرقي فوج كا ميمنه بدستور محمود مختار پاشا كے زير كمان تها ' جس نے جنگ كے پهلے دو دنوں كے اندر هي حريف كو عظيم الشان شكستيں ديں ' اور آگے بڑهكے بارها انكے سامان جنگ پر شجاعانه قبضه كرليا - اسكے بعد يه حصه (بنار حصار) كي طرف بڑها ' اور اس تمام عرصه ميں ميسره اور قلب برابر بلغاري حملوں كو روكتا رها - اور با وجود قلت فوج و سامان جنگ هر مرتبه دشمن كو سخت نقصان كے ساتهه پسپا كرديا گيا -

ليكن عثماني اركان جنگ نے اسكے بعد چاها كه انكي فوج دشمن كو گهيرلے ' ايسا هونا ممكن نه تها ' كيونكه انكي تعداد بهت كم تهي اور ابتك مزيد كمك نهيں پهنچي تهي ' پس طے پايا كه فوج كي ابتدائي صفيں چهوڑ دي جائيں اور استحكامات چتلجا كي طرف واپسي كا حكم ديا جاے تاكه وهاں ائنده قدامات كا انتظام كيا جاے - كل دن تك فوج كي يهي حالت تهي - واپسي كے متعلق عيني شهادتيں موجود هيں كه بالكل انتظام كے ساتهه هوئي - فوج ميں كسي قسم كي بے ترتيبي يا پراگندگي نه تهي - اس سے صاف ظاهر هے ' كه عثماني فوج كو بلغاريوں نے نهيں بهگايا ' بلكه وه خود مصلحةً پيچهے هٹ آئي تهي -

ليكن بلغاريا نے عثماني فوج كي واپسي كي جو تفصيل بهيجي هوگي ' اسميں عثماني فوج كے نقصانات اور اپني غنائم كي مقدار ميں خوب دل كهولكے كذب بياني و بهتان سرائي كي هوگي -

حقيقت يه هے كه دولت عثمانيه كے مقابله ميں دفعةً جنگ شروع كي گئي ' دشمن كي فوجيں نهايت تيزي كے ساتهه هر طرف سے اسوقت بڑهكر مجتمع هوئيں ' جب كه وه فوج كي كافي تعداد جمع نهيں كرسكي تهي - دنيا كو تعجب كرنا چاهيے كه جس وقت بلغاريا اور اسكے پس پردهٔ معاون دو لاكهه كي جميعت وافر علاوه سرويا اور مانٹي نيگرو كے ' ميدان ميں بهيج رهے تهے ' اس وقت كل ٦٠ هزار بے سامان فوج مصطفے پاشا سے ليكر ايڈريا نوپل تك موجود تهي اور ديگر مقامات ميں بهي كوئي مزيد كمك نهيں پهنچ سكي تهي - يهي سبب هے كه عثماني فوج مصطفے پاشا اور قرق كليسا ميں هٹ آنے پر مجبور هوگئي ' ليكن با ايں همه موانع ' جب اس جنگ كے پورے حالات دنيا كے سامنے آئيں گے تو يورپ ديكهے گا كه اس چو طرفه حمله كے مقابلے ميں عثماني فوج نے جيسي مدافعت كي اور حمله آوروں كي زندگي كا جس طرح برسوں كيلئے خاتمه كر ديا ' اسكي نظير مسيحي يورپ اپني بڑي بڑي تاريخي مدافعتوں ميں بهي نهيں ديكهسكتا -

ليكن يورپ كے اخبارات كي يه حالت هے كه وه صرف دشمن كي خبريں شائع كرتے هيں اور ديده و دانسته حق كو چهپانے كي كوشش كرتے هيں - اخبار طان ميں آپ كو اسكے علاوه اور كچهه نهيں مليگا كه آج فلاں مقام كے معركه ميں سرويا كو ١٠٠ توپيں مليں - كل كے فلاں معركے ميں ١٢٠ توپيں بلغاريوں كے هاتهه آئيں - فلاں مقام پر بلغاريوں نے عثماني فوج كو سخت شكست دي ٥٠٠٠ هزار عثماني گرفتار كرليے - دس هزار گهوڑے ' اسقدر باٹرياں ' اسقدر سامان جنگ ملا - هم يهاں ان خبروں كو پڑهتے هيں ' اور هنستے هيں ' كيونكه ان كا دسواں حصه بهي به مشكل صحيح هوتا هے - اس سے زياده عجيب ماجرا يه هے كه معركه قرق كليسا ميں حكومت بلغاريا نے عثماني توپوں كے ملنے سے انكار كرديا ' مگر يورپ كے اخبارات نے مشهور كيا كه بلغاريا كو ١٢٠ توپيں مليں !

محمود مختار پاشا بفضله تعالى بصحت تمام ميدان جنگ ميں عثماني شجاعت كے جوهر دكها رهے تهے مگر ان بداندیشوں نے اڑاديا كه گرفتار هوگئے - اس سے زياده غضب يه كيا كه پرنس عزيز بقيد حيات موجود هيں اور دنيا ميں مشهور كر ديا كه انهيں محكمه جنگ كے حكم سے گولي ماردي گئي - اس خبر كي بنا پر بعض مصري اخبارات نے خاندان خديويه كو مخاطب كركے تعزيت كے مضامين تك لكهنا شروع كرديے -

بيشك عثماني فوج پيچهے هٹي - اور كيسے نه هٹتي كه مجبور تهي - مگر اس طرح هٹي ' كه معركه ميں جتنے شهيد هوے ' اس سے كهيں زياده دشمن كے ته تيغ كيے - غنيمت ميں بے شمار توپيں اور بكثرت ديگر سامان جنگ ملا - هزارها آدمي گرفتار كيے - عثماني فوج نے كوئي مقام سخت مدافعت سے پهلے نهيں چهوڑا ' يه ايسي بات هے كه اسكا اعتراف دشمن بهي اپني زبان سے كر چكے هيں - مگر اسكا كيا علاج كه دشمن تعداد سے كهيں زياده نكلے ' عثماني اركان جنگ كا يه اندازه تها كه چاروں رياستيں ٦ لاكهه سے زائد فوج جمع نهيں كر سكتيں ' جنميں سے ٣ لاكهه ٥٠ هزار جنگ آرا هوسكيں گے - ليكن ميدان جنگ ميں معلوم هوا كه جنگ آرا فوج كي تعداد ٧ لاكهه سے بهي زياده هے اور بعض اندازه كرنے والے تو كهتے هيں كه ٨ لاكهه تهي - يورپ كے مستند اور وقيع جرائد كا بهي ايسا هي بيان هے - يه تعداد ان يوناني ' ماليسوري ' اور غدار عيسائيونكے علاوه هے جو عثماني ممالك ميں تهے اور جنگ كے چهڑتے هي دشمنوں سے جاكر ملگئے ' يا جنهوں نے گاؤں جلا ديے ' تار كاٹ ديے ' عمارتيں منهدم كرديں ' پل اڑا ديے ' ريل كي پٹرياں اولٹ ديں - اسوقت دولت عثمانيه عجيب كشمكش ميں تهي ' نه صرف چار بيروني دشمنوں سے مقابله كرنا تها جو مختلف مقامات پر نهايت تيزي سے پے درپے حملے كر رهے تهے ' بلكه ان لاكهوں اندروني دشمنوں كا بهي مقابله كرنا تها ' جو متفرق فسادات برپا كركے دولت عليه كو يكسوئي كے ساتهه دشمن كا مقابله كرنے نهيں ديتے تهے -

موجودہ جنگ

اور عثماني مشکلات

(مقتبس از جرائد آستانہ)

— * —

(۱) ریاستہاے متحدہ عرصہ سے جنگ کے لئے تیار ہو رہي تھیں - اعلان جنگ انمیں باھم طے پا چکا تھا - یہ محض قیاس ھي نہیں ' بلکہ بین واقعہ ھے - ایک روسي اخبار اعلان جنگ سے ایک ماہ قبل پشینگوئي کر چکا تھا کہ ۱۵ اکتوبر کو اعلان جنگ ھوگا -

لیکن دولت علیہ جنگ طرابلس کي طرح اس موقع پر بھي دول کے پرفریب اقوال کو باور کرتي رھي اور وقوع جنگ کي تصدیق نہ کي - یہان تک کہ ۱۷ اکتوبر کو حقیقت منکشف ھوگئي اور دشمنوں نے اعلان جنگ کردیا -

اعلان جنگ کے بعد دولت علیہ نے اناصولي سے لشکر روانہ کرنا شروع کیا ' لیکن خواہ کتني ھي جلدي کي جاتي ' مگر دشمنون کي برابري نہیں کي جاسکتي تھي - کیونکہ وہ پہلے سے تیار تھے ' انکے شہر تنگ اور مختصر تھے ' اور اس پر مزید یہ کہ میدان جنگ کے موقعے بہت قریب اور سرحد بالکل متصل تھے - اسلئے انھوں نے فوراً فوج جمع کرلي اور سرحدوں پر پہنچ کر عثماني حدود میں بڑھنے لگے - جب کہ دشمن کي طرف سے اس حد تک کارروائي ھوچکي تھي ' تو اسوقت دولت عثمانیہ اناصولي سے فوج بھیج رھي تھي ! !

باوجود اس کوشش کے جو دولت علیہ نے فوج کي روانگي میں کي ' پھر بھي ۳ لاکھ سے زیادہ تمام مقامات جنگ میں جمع نہ کرسکي - یہ ایک راز ھے جسکا افشا پہلے ممکن نہ تھا ' مگر چونکہ نتائج ظاھر ھوگئے ھیں ' اسلئے اب انکے اظہار میں کوئي حرج نہیں -

(۲) عثماني دشمن کو نہایت حقیر و کمزور تصور کرتے تھے - جس افسر سے پوچھا جاتا تھا ' یہ جواب دیتا تھا کہ میري طاقت کافي ھے - اسکے معني یہ نہ تھے کہ در حقیقت ان کو اپني تعداد و سامان جنگ کي طرف سے اطمینان تھا ' بلکہ واقعہ یہ تھا کہ وہ موجودہ ریاستونکي فوج کو حقیر سمجھتے تھے ' اسلئے یہ خیال تھا کہ اگر اتفاقاً ھم ان سے تعداد میں یا سامان میں کم بھي ھونگے ' تو بھي اپني شجاعت و جنگ جوئي کي وجہہ سے غالب رھینگے - حالانکہ یہ انکي سخت اصولي غلطي ھے ' خصوصاً ایسي حالت میں جب کہ بلغاریا نے ایک ایسي باقاعدہ فوج تیار کرلي ھو ' جو یورپ کي بہترین باقاعدہ فوجوں کے برابر ھو - یونان نے اپني فوج کي اصلاح کرلي ھو - سرویا نے بھي لشکر میں غیر معمولي اضافہ کر لیا ھو ' اور یہ چھوٹي سي ریاست مانٹي نیگرو ۴۵ ھزار کي جمعیت فراھم کرلینے کیلیے مستعد ھوجاے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ دول یورپ انکو در پردہ مدد دے رھے ھوں - ھزاروں روسي جنمیں صدھا افسر اور امانتدر تھے والنتیر بنکر بلقاني فوج کي طرف سے لڑنے جاتے ھوں - مالي مدد بے شمار دي جا رھي ھو - اور روسي جنگي جہاز علانیہ طور پر (طونہ) آتے ھوں اور ھر قسم کا ضروري سامان پہنچاتے ھوں -

(۳) بلغاري اس یقین کے ساتھہ لڑتے تھے کہ سارا یورپ انکي پشت پناھي کے لیے موجود ھے ' خواہ وہ غالب ھوں یا مغلوب ' ترکي انکي بالشت بھر زمین نہیں لے سکتي - اسي ضرورت سے آغاز جنگ میں دول نے اعلان کردیا تھا کہ بلقان کا نقشہ کسي حالت میں نہیں بدلے گا -

لیکن عثماني کي حالت اس سے بالکل مختلف تھي - اسکو یقین تھا کہ خواہ کتني ھي شاندار کامیابیاں اسے نصیب ھوں اور کتني ھي دور تک وہ دشمن کے ملک میں بڑھتا ھوا چلا جائے ' مگر جہاں سے وہ گیا ھے وھیں اسکو واپس آنا پڑیگا -

(۴) لوگ کہتے ھونگے کہ ارناؤط ' وہ خونریز و جنگجو قوم ' کہاں ھے ؟ مگر ان کو بتانا چاھتا ھوں کہ ارناؤط اب نہیں رھے - بیشک انمیں سے چند ھزار بطور والنتیر کے شریک جنگ ھوے ' لیکن اس قوم کي تعداد کے لحاظ سے انکي تعداد کچھہ بھي نہیں تھي - ارناؤطیوں کي طرف سے یہ عذر دیا گیا تھا کہ اسلحہ لے لینے کی وجہ سے وہ بے دست و بازو ھیں مگر جب دولت عثمانیہ نے انمیں ھتھیار تقسیم کیے ' تو کچھہ تو ھتیار لیکے چلے گئے ' اور بعضوں نے دولت عثمانیہ سے انتقام لینا چاھا ' چنانچہ اکثروں نے ترکي افسروں کا تعاقب کیا اور بعض سرویا کي فوج میں چلے گئے جو عرصہ دراز سے ان میں دسائس کے جال پھیلا رھي تھي ' اور جسمیں گرفتار ھونے کے بعد وہ اسکي مخالفت کي جرات نہیں کرسکتے تھے - اسلامي دنیا کو عنقریب ان مسلمانوں کي پوري حالت معلوم ھو جائیگي ' اور یہ بھي معلوم ھو جائیگا کہ ان مسلمانوں سے ' جو لاطیني رسم الخط میں لکھنا رسم الخط قراني کے مقابلہ میں زیادہ پسند کرتے ھیں ' نصرت دین کي امید ھرگز نہیں رکھني چاھیے - لیکن اس موقع پر ان بلغاري مسلمانوں کي غیرت دیني کي بے اختیار داد دیني پڑتي ھے جو یوماق کہلاتے ھیں ' اور جنھوں نے دولت عثمانیہ کي نصرت و حمایت میں واقعي گرانقدر حصہ لیا ' البتہ یہ ضرور ھے کہ انکي تعداد بہت کم ھے -

(۵) سامان غذا کي فراھمي میں سخت کوتاھي ھورھي ھے - غذا بہت عرصہ کے بعد ملتي ھے - حتي کہ بعض اجنبي ذرائع سے معلوم ھوا ھے کہ چار چار دن اس حالت مین گذرے ھیں ' کہ سپاھیوں کو ایک سوکھا بسکٹ بھي نہین ملا ! !

(۶) آج قسطنطینیہ میں ۱۵ ھزار زخمیوں سے زیادہ آ ئے ھیں بعض کہتے ھیں کہ ان زخمیوں کي تعداد تیس ھزار سے زیادہ ھے لیکن مجروحین کي کثرت عثماني فوج کي کمزوري یا میدان جنگ سے بھاگنے کي علامت نہیں ھے کیونکہ جنگ کي حالت قدرتي طور پر اسي کي مقتضي تھي - اسکے مقابلے میں دشمنوں کي حالت دیکھني چاھیے کہ ھمارے ایک شہید کے مقابلے میں بلا شائبہ اغراق دس سے کم مقتول نہیں ھوے ھیں - بلغاریا کے شفا خانے زخمیوں سے بھرے پڑے ھیں ' مگر وہ اپنے نقصانات کے اخفا کي سخت کوشش کر رھي ھے اور اسمیں بڑي حد تک کامیاب بھي ھوگئي ھے -

(۷) ھمارے فوجي افسروں کا سیاست میں حصہ لینا اور اتحادي اور ائتلافي پارتي فیلنگ نے بھي عثماني فوج کو ضرور نقصان پہنچایا - ھماري فوج میں ایسے افسر موجود تھے جو قیام قسطنطینیہ کے زمانہ میں ھر اُس فتنۂ و فساد کا ' جس سے اتحادیوں کو نقصان پہنچ سکتا ھو ' نہایت جوش قلبي سے خیر مقدم کرتے تھے ' خواہ وہ بجاے خود کتنا ھي سخت ملک کیلیے ضرر رساں ھو - ان افسروں میں بعض نئي پارتي کے ایسے حامي تھے جنھوں نے ارناؤط کے باغیوں سے سازش کرلي تھي ' صرف اسلیے تاکہ انجمن اتحاد و ترقي کو شکست ھو -

لیکن با این ھمہ اگر یورپ جھوٹے وعدوں سے فریب نہ دیتا ' اور باب عالي ان پر اعتماد نہ کرلیتي اور اسکے بعد دفعۃً اعلان جنگ نہ ھوجاتا ' تو ھماري فوج کي شجاعت تمام گروہ بندیوں اور باھمي اختلافات کي تلافي کردیتي ' اور اول حملے ھي میں صوفیا پر ھمارے قدم ھوتے - مگر مجبوریوں نے ھم کو صرف مدافعت پر مجبور کردیا اور مدافعت کي مہلت میں حملہ کي طیاري کرني پڑي -

(۷) یہ واقعہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ھے کہ جب محمود شوکت پاشا سے کہا گیا کہ وہ حدود یونان پر عثماني فوج کي کمان قبول کریں

دو انھوں نے یہ عذر کرکے صاف انکار کردیا کہ میں صرف ۱۵ ہزار فوج سے ایک لاکھہ بیس ہزار فوج کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا ' خواہ میری فوج کتنی ہی شجاع ہو -

غازی مختار پاشا کا بیان

—:*:—

عثمانی فوج کی مشکلات کی نسبت

—:*:—

غازی مختار پاشا نے ایک فرانسیسی نامہ نگار سے دوران گفتگو میں فرمایا کہ رسد پہنچانے کے ذرایع ہمارے پاس بالکل نہیں ہیں - نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بہادر سپاہیوں کو چار چار دن تک بے آب و دانہ لڑنا پڑا - ایسی حالت میں اگرقرق کلیسا سے پیچھے نہ ہٹتے تو کیا کرتے ؟

عثمانی قواد (کمانڈر) نے غور کیا کہ بایں قلت تعداد و عدم آذوقہ و سامان یہاں رہنا مناسب نہیں - انکو ایک ایسے میدان کی جستجو تھی جہاں وہ مزید کمک کا انتظار کرسکیں اور جو انکی فوجی نقل و حرکت کے لیے مناسب ہو - اس مقصد کے لیے چتلجا کا میدان سب سے زیادہ موزوں تھا - چنانچہ افسروں نے اسی میدان کی طرف ہٹ آنے کا حکم دیدیا -

یہاں ہماری فوج آنے والی فوج کا انتظار کرسکتی ہے اور فوج کے دونوں بازو یعنی میمنہ و میسرہ نہایت سرعت سے آگے بھی بڑھسکتے ہیں اور پیچھے بھی ہٹسکتے ہیں - قلب کے لیے یہ بالکل آسان ہے کہ برابر اقدام کرتا رہے -

بلغاریا کے مظالم

— * —

(۱) اوائل اکتوبر میں چند مسلمان اسٹیشن پر گئے - وہاں چند عیسائی بلغاریوں نے ملکر انکو اسقدر مارا کہ بے ہوش ہو گئے -

(۲) (دو غانجلر) کے بلغاری (اودہ اللر) کے مسلمان باشندوں پر چڑہ آئے - کچھہ تو بھاگ گئے ' جو بچے ' انکو بلغاریوں نے قتل کردیا - اسیطرح (نادارکوی) اور (محمود کوئی) کے مسلمانوں کو بھی بکثرت مقتول و مضروب کیا -

(۳) زار غرد کے ایک مسلماں سے ایک ہزار پاونڈ چھین لیے -

(۴) (اسکی جمعہ) کے لوگوں نے تمام دکانیں بند کردی ہیں اور مسلمان گھروں میں چھپ گئے ہیں - کیونکہ نکلتے ہیں تو عیسائی تمسخر کرتے ہیں اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ہیں -

(۵) بلغاری حکومت نے فوج کے لیے جبراً مسلمانوں کے تمام جانور لیلئے ہیں - دستکاروں کو بگار میں پکڑ لیا گیا ہے اور اُن سے شب و روز فوج کی خدمت گزاری کرائی جاتی ہے - بلغاری مسلمانونکے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور نقد غلہ وغیرہ جو کچھہ پاتے ہیں ' لے آتے ہیں - مردوں کو پکڑ لیجاتے ہیں اور اُن سے مسلح پولیس کی خدمت لیتے ہیں ' کیونکہ مسلح پولیس جسقدر تھی ' وہ فوج کے ہمراہ چلی گئی ہے - راہ میں مسلمانوں کے جسقدر گھر ' مسجدیں ' اور مدرسے پڑتے ہیں ' سب پر لشکر کے رہنے کے لیے قبضہ کر لیا جاتا ہے -

(۶) (فلی پولی) میں قریباً سب مسلمان ہیں - وہاں بلغاریونکے ظلم اس درجہ وحشیانہ ہیں کہ کوئی مسلمان اسکو سنکر اپنے آپے میں نہیں رہ سکتا ' بشرطیکہ مسلمان ہو - جان و مال تو ایک طرف رہا ' مسلمان عورتونکی عفت پر بھی حملے کیے جا رہے ہیں - اسوقت بہ مشکل شہر بھر میں کوئی ایسی دوشیزہ لڑکی ملے گی ' جس کی عصمت انکی دست درازی سے محفوظ رہی ہو -

(۷) محمد شکری افندی مفتی فلی پولی کے گھر میں بلغاریوں کا ایک گروہ گھس گیا اور انکی بیوی کی طرف دست درازی کرنی چاہی ' وہ روکنے کے لئے اٹھے ' تو انکو اسقدر مارا کہ زیست کی امید نہیں -

(۸) ادھم روحی افندی ایک ترکی اخبار کے اڈیٹر ہیں ' انکو قید کردیا ہے - نہیں معلوم زندہ بھی ہیں یا نہیں - کیونکہ سنا ہے کہ قیدیوں کو کھانا نہیں دیتے - اور گولی یا تلوار سے مارنے کے بدلے فاقے کی تکلیف میں مبتلا کرکے مار ڈالتے ہیں -

سب سے آخری خبر جو فلی پولی سے موصول ہوئی ہے ' یہ ہے کہ تمام مسلمان شرفاے شہر کو امام شہر محمد افندی کے گھر میں حکماً جمع کیا گیا اور ایک شخص کو دروازہ پر اسلیے کھڑا کردیا کہ کسی کو گھر سے نکلنے نہ دے - اسکے بعد تمام عیسائی مسلمانوں کے گھروں میں پھیل گئے اور بے بس عورتوں کی عفت و عصمت پر حملہ آور ہوے - ایک بلغاری فوجی افسر ایک نوجوان مسلمان کے گھر میں گھسا ' افسر کے ہاتھہ میں ایک چھہ نال کا طپنچہ تھا - یہ طپنچہ اسکے سینہ پر رکھدیا ' اور کہا کہ اگر وہ اپنی بیوی حوالے نہ کردیگا ' تو اسی طپنچہ سے اسکا خاتمہ کردیا جائیگا - چونکہ وہ نہتا تھا ' اسلیے ایک روشن دان سے سڑک پر کود کر بھاگ گیا ' تاکہ اپنی آنکھوں سے یہ بے عزتی نہ دیکھے -

شتلجا میں اجتماع افواج عثمانی

— * —

(از قسطنطنیہ ۹ نومبر)

اس شدید جنگ کے بعد جو عثمانی شرقی فوج اور جنود بلغاریہ میں ۴ یا ۵ دن تک ہوتی رہی ' ہماری فوج نے یہ ہی مناسب سمجھا کہ خط چتلجا کو آئندہ کیلیے اجتماع افواج کا مرکز بنائے - امید ہے کہ اس سے ہماری قرق قلعسی کے نقصانات کی تلافی ہو جائیگی - ایسی جنگ میں جو آجکل جاری ہے صرف قرق کلیسا کی ناکامی کوئی مہتم بالشان نہیں ہوسکتی - جنگی نقطہ خیال سے فیصلہ کن مقامات قابل اہتمام و فیصلہ کن ہوتے ہیں جن کے بعد جنگ کا جاری رہنا نا ممکن ہوجاتا ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مجملاً اخر ترین معرکہ کے حالات بیان کردوں -

قرق کلیسا کے آغاز جنگ میں ہم بالکل فتحیاب تھے - بلغاری میدان جنگ میں اپنے مجروح و مقتول اور ذخائر کی مقدار کثیر چھوڑ چھوڑ کے بھاگ رہے تھے - بلغاری افسروں نے فوج کی یہ حالت دیکھی تو اسکو مختلف موقعوں پر جمع کرنا شروع کیا ' اور اس عرصہ میں ایک عظیم الشان کمک بھی پہنچگئی - سب سے زیادہ یہ کہ رومانیا کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں والنٹیر آگئے - ان والنٹیروں میں بہت سے افسر بھی شامل تھے - نئی کمک اور روسی و رومانی جمعیت نے بلغاری فوج میں نئی طاقت پیدا کردی - اسوقت بلغاریوں کی طرح ہمکو بھی کوئی تازہ کمک ملگئی ہوتی ' تو با وجود قلت تعداد و سامان جنگ کے صوفیا میں جاکر دم لیتے -

يورپين ترکي اور رياست هاے بلقان

— * —

آستانه سے مقصود قسطنطنيه ' اور ادرنه سے ايڈريا نوپل هے - " سکک حديد " يعني ريلوے سڑک کا خط ' اور " حدود " سے مقصر موٹي جدول هے ' جو ترکي کي حدود حکومت کو رياست هاے بلقان سے ممتاز کرتي هے -

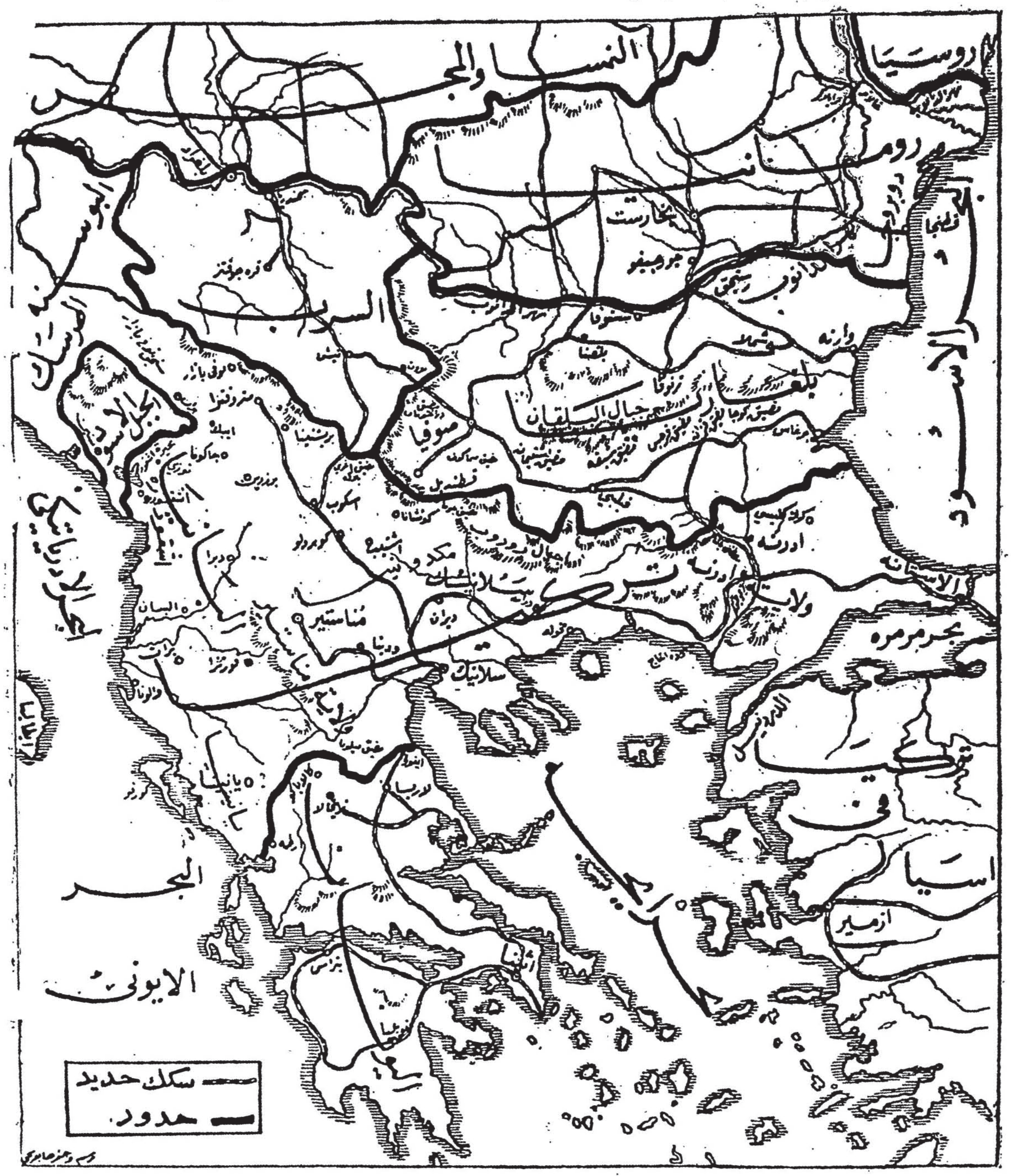

فهرست

زراعانهٔ هلال احمر

— * —

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(۳)

بذريعه جناب منشي محمد يوسف حسن خان صاحب فاروقي از بهوپال -

	روپيه	آنه	پائي
ب محمد يوسف حسن خاں صاحب	۲۵		—
منشي منظور احمد صاحب	۲۵		
سيد يوسف حين صاحب	۲۰		
ب دلاور خاں صاحب			
	۱۰	۴	

	روپيه	آنه
جناب منير الدين صاحب	۱۰	
جناب يعقوب علي صاحب	۵	
جناب مولوي عبدالحميد صاحب	۳	
جناب نبي داد خان صاحب	۲	
جناب سيد احمد علي صاحب	۳	
جناب سلطان الحسن صاحب		۴
جناب گهاسي خاں صاحب برقندار		۲
جناب گهسيا صاحب		۲
جناب رضابيگ صاحب		۸
جناب وزير حسن برقنداز صاحب		۸
جناب شمشاد علي سلعدار صاحب	۴	
جناب اعجاز نبي صاحب افسر	۱	

(باقي آئنده)

& Published by MOULANA A. K AZAD, at The HILAL E·ectrical